اگرچہ مطاوی فتاوی کتاب لسان العرفان سی مطالب قسم دوم اور کتاب
مکارم الاخلاق سے آداب واخلاق قسم سوم کے بھی معلوم ہو سکتے مین
لہذا یہ ترجمہ اولاً واسطی افادۂ ذات خاص خود وثانیاً واسطی افاضۂ جامعۂ
عباد مومنین کی حجالۃً لکہا گیا اب جو کوئی اس بیان حق ترجمان کو مناسب
اپنے نفس کی پاوی اور اپنے دل کو طرف اوس کی مائل اور عمل کرنے
مین راغب دیکہے تو جان لی کہ وہ ایک ایسا بندہ اللہ کا ہے جس کی دل
کو اللہ نی نور ایمان سی منور کر دیا ہے اور اوسکا سینہ واسطی اسلام کے
کہولدیا اور سمجہ لی کہ اس ہدایت کے لیی ایک نہایت ہے اور اس نہایت
کی پیچہے اسرار واغوار وعلوم ومکاشفات ہین جن کا ذکر احیاء وکیمیاء
منہاج العابدین وغیرہ مین لکہا ہے اب تحصیل مین اس حالت سعیدہ کی
مشغول ہو اور اگر اپنی نفس کو دیکہے کہ وہ عمل کرنی کو ان وظائف پر قلیل
جانتا ہی اور اس فن کو منجملہ علوم کے ترک کرتا ہے اور اوسکا جی یہ کہتا ہے
کہ یہ فن تجہکو محافل علما مین کیا نفع دیگا اور کب تجکو اقران ونظار پر مقدم
کریگا اور مجالس امرا ووزرا مین کیا تیرے منصب کو بلندی بخشیگا کہ
تجہکو صلہ ورزق وولایت اوقاف وقضا وافتا ملی تو جان لی کہ شیطان
نے اوسکو اغوا کیا ہی اور منقلب ومثوی کو اوس کی دل سے بہلا دیا تو
اسے چاہیے کہ اپنی طرح کا ایک شیطان تلاش کرے کہ وہ اسکی ایسی چیز

سکہاتی جس کو نافع اور موصل الی المراد گمان کرتا ہی اور سمجہہ لی کہ اس
حالت بدین محلہ کی اندر ہی اوس کی لیئی ملک ستان ہوگا قریہ و شہر کا
کیا ذکر ہے اور پہر اوس سی وہ ملک مقیم و نعیم دائم سو کہ جوار رب العالمین
مین ہی فوت ہوجاویگا والسلام

مقدمہ بیان مین تحصیل علم کے

جو شخص اقتباس علم پر حریص و مقبل ہے اور اوسکا نفس صدق رغبت
اور فرط تشنگی کا طرف علم کے اظہار کرتا ہے اگر قصد اوسکا اس طلب علم سے
یہی ہی کہ وہ منافست و مباہات اور تقدم اقران پیدا اور استمالت لوگون کے
دل کی طرف اپنے اور جمع کرنی حطام دنیا و ساز و برگ اس سینجی سرا کا
خواہان ہی تو وہ جان لی کہ مین اپنے ہدم دین اور ہلاک نفس مین ساعی
و سرگرم ہون اور آخرت کو دنیا کی عوض مین بیچ کرتا ہون یہ صفقہ اوسکا
خاسر اور یہ تجارت اوس کی بائر ہے اور اوسکا معلم اوس کی عصیان پہ
معین اور اوس کی خسران مین شریک ہی اس شخص کی ایسی مثال ہے
جیسے کوئی شخص کسی رہزن کی ہاتہہ تلوار بیچے حدیث مین آیا ہی من
اعان علی معصیة ولو بشطر کلمة کان شریکا له فیها اور اگر قصد
اسکا یہ ہی کہ مین درمیان اپنی اور اللہ تعالی کے علم کو اس لیئی طلب کرتا
ہون کہ مجہے ہدایت نصیب ہو نہ مجرد روایت تو ایسی شخص کو اس بات کا

ثمرہ ہی کہ اوس کی لیے جب وہ چاہتا ہے تو فرشتے اپنے پر بچھاتی ہین
اور دریائی مچھلیان اوس کی لیے استغفار کرتی ہین لیکن ہر شئے سے
پہلے یہ جان لینا چاہیے کہ وہ ہدایت جو علم کا ثمرہ ہے اوس کی لیے
ایک بدایت و نہایت اور ظاہر و باطن ہے نہایت تک جب ہی پہونچیگا
کہ بدایت کو استوار کر لیگا اور باطن پر اوسی وقت اطلاع ہوگی کہ جب
ظاہر پر قوت حاصل ہوگا اس جگہہ بدایت ہدایت کی طرف اشارہ کیا جاتا
ہے تاکہ ہر شخص اپنی نفس کا تجربہ اور اپنے دل کا امتحان کر لی اگر دل کو
طرف اوس کی مائل اور نفس کو اوسکا مطاوع اور قابل پائی تو پہر طرف
نہایات کی جہانکے اور بحار علوم مین تغلغل کرے اور اگر دل کو سامنے اوسکی
سوف یعنی تاخیر کرنیوالا اور عمل کرنی مین موجب اوس کی مماطل یعنے
دیر لگانی والا پائی تو جان لی کہ یہ نفس اوسکا جو طالب علم ہے نفس امارہ
بالسوء ہی اور وہ اسکی اطاعت شیطان لعین سے کہڑا ہوا ہے تاکہ اوس کو
غرور شیطان کی رسی مین لٹکائے اور مکر ابلیس سے درجہ بدرجہ مغاک
ہلاک مین اوتاری اور مقصد اوسکا یہ ہے کہ اوسپر رواج شر کا معرض خیر مین
دی تاکہ یہ اون لوگون مین جا ملی جو اعمال مین بڑے خاسر و نامراد ہین
قل هل ننبئكم بالاخسرين اعمالا الذين ضل سعيهم في الحياة الدنيا
وهم يحسبون انهم يحسنون صنعا اور اس وقت مین شیطان اس

شخص بر فضل علم و مرتبہ علما کی تلاوت کرتا ہی اور جو اخبار و آثار اس
باب مین آئی وہ دیکہر سناتا ہے اور اس حدیث سے غافل کر دیتا ہے من
ازداد علما ولم یزدد هدیً لم یزدد من الله الا بعدًا اور نیز اس حدیث
سے اشد الناس عذابا یوم القیامة عالم لم ینفعه الله بعلمه حالانکہ
خود حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یہ دعا کرتے تہی اللهم انی اعوذ بك من
علم لا ینفع وقلب لا یخشع وعمل لا یرفع و دعاء لا یسمع حدیث مین آیا ہی
کہ شب معراج مین میرا گذر ایسی اقوام پر ہوا کہ جن کی لب مقراض آتش
سے کترے جاتے تہے مینی کہا تم کون ہو کہا ہم لوگون کو حکم خیر کا کرتے
تہے اور خود وہ خیر بجا نلاتی اور شر سے منع کرتی تہے اور خود وہی کام کرتے

واعظان کین جلوہ بر محراب و منبر میکنند   چون بخلوت می روند آن کار دیگر میکنند

اس لیی اے مسکین تجکو یہ چاہیے کہ تو تنزویر شیطان مین نہ آوے اور
ابلیس سے دہوکا نکہا کہ وہ اپنے غرور کی رسی مین تجکو لٹکا ئی اور دام
فریب مین پہانس لی جاہل جس کو علم نہین ہے اوس کی لیی ایک بار
ویل ہی اور عالم کی لیی جو عمل نہین کرتا ہے ہزار بار ویل ہی

مراتب طلب علم

لوگ طلب علم مین تین حال پر ہین ایک وہ شخص ہے جسنے علم اس لیے
طلب کیا ہے کہ اوس کو زاد معاد ٹہرا وے مقصود اوسکا کچہ نہین ہے

مگر یہی ذات خدا اور دار آخرت سو ایسا شخص منجملہ فائزین کے ہی دوسرا
وہ شخص ہے کہ اوسنے علم کو واسطے استعانت کی حیات عاجلہ پر اور واسطے
حصول عز و جاہ و مال کی طلب کیا ہے اور وہ اس بات کو جانتا ہے
اور اپنے دل مین رکاکت اپنی حال کی اور خست اپنے مقصد کی دریافت
کرتا ہے سو ایسا شخص منجملہ مخاطرین کی ہے اگر اس کی موت نے توبہ
پہلی جلدی کی تو اوسپر خوف سوء خاتمہ کا ہے اور معاملہ اوسکا خطر مشیت
مین پڑا ہوا ہے اور اگر اوس کو توفیق توبہ کی قبل حلول اجل کے مل گئی
اور اوس نے علم کی ساتھہ عمل بھی ملا لیا اور جو خلل واقع ہوا تہا اوس کا
تدارک کر لیا تو وہ فائزین مین جا ملیگا کیونکہ حدیث مین آیا ہے التائب
من الذنب کمن لا ذنب لہ تیسرا وہ شخص ہے کہ شیطان کا تسلط اوسپر
ہو گیا ہی اور اوسنے اپنی علم کو ذریعہ تکاثر مال و تفاخر جاہ و تعزز کا بکثرت
اتباع ٹہیرایا ہے وہ علم کے ذریعہ سی ہر مدخل مین داخل ہوتا ہے اس
امید پر کہ اپنا مطلب دنیا سی نکالی معہذا اوس کے نفس مین یہ بات مضمر ہے
کہ وہ نزدیک اللہ کی صاحب مرتبہ ہی کیونکہ تسمت علما ہی اور زیّ
و نطق مین ہم رسم اہل علم ہے حالانکہ ظاہرا و باطنا دنیا پر اوندہا ہو رہا ہے
سو ایسا شخص منجملہ ہالکین اور حمقاء مغرورین کے ہے کیونکہ اوس کی توبہ
سے امید منقطع ہی اس لیے کہ وہ آپکو منجملہ محسنین کی گمان کرتا ہے اور اس

قول حق تعالی سے غافل ہی یا ایہا الذین آمنوا لم تقولون ما لا تفعلون
اور یہ شخص اون لوگون مین سے ہے جن کے حق مین حضرت نے فرمایا ہے
انا من غیر الدجال اخوف علیکم من الدجال فقیل ما ہو یا رسول اللہ
فقال علماء السوء یہ اس لیے کہ دجال کی غایت اضلال ہی اور ایسا
عالم جسکا یہ حال ہی اگرچہ وہ لوگون کو دنیا سے اپنی زبان و مقال سے
پھیرتا ہے لکن اپنی اعمال و احوال سے لوگون کو طرف دنیا کے بلاتا ہے
ولسان الحال افصح من لسان المقال وطباع الناس الی المشاہدۃ فی الاعمال
امیل منہا الی المتابعۃ فی الاقوال تو جتنی تباہی و خرابی اس مغرور نے
اپنے اعمال سی کی ہے وہ اصلاح بالاقوال سی بہت زیادہ اور کہین بڑھکر ہے
سے کیونکہ جاہل کو رغبت فی الدنیا پر جرأت نہین ہوتی ہے مگر علماء کے
جرأت کرنی سی تو علم اس عالم کا سبب عباد اسکی جرأت کا معاصی خدا
پر ہوا اور معذا کا اوسکا نفس جاہل نادان اور متمنی و راجی ہے اور اوسکو
بلاتا ہے کہ وہ اللہ تعالی پر اپنے علم کی منت رکھے اور اوس کی خیال مین
یہ بات ڈالتا ہی کہ وہ بہت سی بندگان خدا سے بہتر ہے تو اب طالب علم
کو یہ چاہیے کہ وہ فریق اول مین سی ہو اور ہونے سی فریق ثانی مین حذر
کری نسأل اللہ العافیۃ اور اس قول کا مصداق نہ بنی طلبنا العلم لغیر اللہ
فابی العلم الا ان یکون للہ بہت سے تاخیر کرنیوالی ہین کہ جن کو توبہ سے

پہلی اجل آگئی اور خاسر و خائب ہو گئے اور فریق ثالث ہین سے تو ہرگز ہونا نجات ہے کہ یہ ایسا ہلاک ہی کہ اوس کے ہوتے ہوئی امید فلاح کے اور انتظار صلاح کا نہین ہوتا ہے کوئی یہ کہے بدایت ہدایت کی کیا ہے کہ مین اپنی نفس کا تجربہ کرون تو جواب اوسکا یہ ہے کہ بدایت اوسکی ظاہر تقوی ہی اور نہایت اوس کی باطن تقوی سو عاقبت نہین مگر تقوے سے اور ہدایت نہین مگر واسطی اہل تقوی کے تقوی عبارت ہی اس کہ اللہ کے اوامر بجالائی اور اوس کے نواہی سے پرہیز کری یہ دو قسمین ہوئین اس جگہہ ظاہر علم تقوی سی طرف ایک جملہ مختصرہ کے اشارہ کیا جاتا ہے جو دونون اقسام کو شامل ہے

قسم اول بیان مین طاعات کے

اللہ تعالی کی اوامر دو طرح پر ہین ایک فرائض ہین دوم نوافل سو فرض راس المال اور اصل تجارت ہے اور اسی سی نجات حاصل ہوتی ہے اور نفل نفع ہے اور اس سی فوز درجات کا ہوتا ہے حدیث مین فرمایا ہے یقول اللہ تبارک و تعالی ما تقرب الی المتقربون بمثل اداء ما افترضت علیہم ولا یزال العبد یتقرب الی بالنوافل حتی احبہ فاذا احببتہ کنت سمعہ الذی یسمع بہ و بصرہ الذی یبصر بہ و لسانہ الذی ینطق بہ و یدہ التی یبطش بہا و رجلہ التی یمشی بہا سو کوئی طالب قائم باوامر خدا نہین ہوتا ہے

اور نہ اس درجے کو پہونچتا ہے مگر جبھی کہ دل اور جوارح کا مراقبہ
لحظات وانفاس مین صبح سے تا شام کری اور جان لی کہ اللہ تعالے
اوس کی ضمیر پر مطلع اور اوس کی ظاہر و باطن پر مشرف اور اوس کے
ساری لحظات و خطرات و خطوات اور سارے سکنات و حرکات کا محیط ہے
اور یہ شخص اپنے مخالطات و خلوات مین سامنے اللہ تعالی کی سترد رہے
اور ملک و ملکوت مین کوئی ساکن کسی طرح کا سکون اور کوئی متحرک کسے
طرح کی حرکت نہین کرتا ہے لکن جبار آسمان و زمین کو اوسپر اطلاع حاصل
یعلم خائنۃ الاعین وما تخفی الصدور و یعلم السر واخفی اب یہ چاہیے
کہ ہر مسکین ظاہراً و باطناً سامنے رب العالمین کی ایسا متادب رہے جیسے
کہ کوئی بندۂ ذلیل گنہگار سامنے بادشاہ جبار قہار کے باادب ہوتا ہے
اور کوشش کری کہ مولی اوسکا اوس کو اوس جگہہ نہ دیکھے جہان سے منع کیا ہے
اور نہ غیر حاضر پاوے اوس کو اوس جگہہ سے جہان کا حکم دیا ہے لکن اس بات
پر قدرت نہین ہو سکتی ہے مگر اسی طرح کہ بندہ اپنی اوقات کو تقسیم کری
اور اپنی وظائف و اوراد کو صبح سی شام تک ترتیب دی سواب جو امر خدا کو
جاگنے کی وقت سی جبکہ خواب سی بیدار ہو اوس وقت تک کہ بستر پر سو کو
جائے سننا چاہیے

آداب جاگنے کی خواب سی

جب بندہ نیند سی جاگی تو یہ کوشش کری کہ قبل طلوع فجر کی جاگی اور سب سی پہلی اللہ کا ذکر اوس کی زبان پہ جاری ہو آنکھ کھلتے ہی یہ کہے الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور اصبحنا واصبح الملک للہ اللھم بک اصبحنا وبک امسینا وبک نحیا وبک نموت والیک النشور نسألک خیر ھذا الیوم وخیر ما فیہ ونعوذ بک من شر ھذا الیوم وشر ما فیہ پھر جب کپڑی پہنے تو یہ نیت کری کہ مین اللہ کا حکم دربارہ ستر عورت بجالاتا ہون یہ قصد نہو کہ لوگون کے دکھانی کو یہ لباس پہنتا ہون کہ اس قصد سے زیان کار ہو جائیگا۔

آداب دخول خلاء کے

جب قضاء حاجت کو جانا چاہے تو پہلی بایان پانون رکھی اور باہر آتی وقت داہنا پاؤن آگی کری اور ایسی چیز پاس نہو جس پر اللہ ورسول کا نام لکہا ہو اور برہنہ سر و برہنہ پا نجائی وقت دخول کے کہے بسم اللہ اعوذ باللہ من الرجس النجس الخبیث المخبث الشیطان الرجیم اور وقت نکلنی کے کہے غفرانک الحمد للہ الذی اذھب عنی ما یوذینی وابقی علی ما ینفعنی اور موضع حاجت مین ستنجا پانی سی نکری اور پیشاب کو اچھی طرح سی جہاڑے اور اگر صحرا مین ہو تو لوگون کی آنکھ سے کسی شئی کی آڑ مین ہو جاے اور جب تک موضع جلوس مین نہ پہونچے تب تک ستر نہ کہولی اور قبلہ کی طرف رو

و لشت نکری اور نہ لوگون کی بات چیت کی جگہ مین اور نہ ہمیر سے ہوی پانی
مین اور نہ درخت میوہ دار کے نیچی اور سوراخ مین پیشاب نکری اور نہ
زمین سخت پر اور نہ ہوا کی رخ پر تاکہ رشاش بول سے بچے حدیث مین
فرمایا ہی کہ عامۂ عذاب قبر اسی بی احتیاطی بول سے ہوتا ہے اور بائین
پانون پر زور دیکر بیٹھے اور کھڑی ہو کر پیشاب نکری مگر ضرورت سی اور استنجی
مین کلوخ و پانی کو جمع کرے اور اگر ایک پران مین سی قصر کرے تو بہر پانی
افضل ہے کلوخ مین ایتار مستحب ہے اور انقا واجب اور استنجا بائین ہاتھ
سے کری اور بعد تمام استنجی کی ہاتھ کو زمین یا دیوار سی رگڑ کر دہو ڈالی

آداب وضو کی

استنجی سے فارغ ہو کر مسواک کری کہ یہ مطہرۂ فم و مرضاۃ رب و مسخطہ
شیطان ہی نماز با مسواک نماز بی مسواک سی ستر درجہ افضل ہوتی ہے
حدیث مین فرمایا ہے لولاان اشق علی امتی لامرتہم بالسواک فی کل
صلوۃ اور فرمایا ہے امرت بالسواک حتی خشیت ان یکتب علی پہر
روبقبلہ ہو کر اونچی جگہ پر بیٹھے کہ رشاش نہ پہونچین اور بسم اللہ کہی پہر تین
بار ہاتھ دہوئی برتن مین ہاتھ ڈالنی سے پہلے اور نیت رفع حدث یا
استباحت نماز کی کری اگر قبل غسل وجہ کی نیت نہین کی ہی تو وضو نا درست
تین بار کلی کرے حلق تک مگر یہ کہ صائم ہو پہر تین بار ناک مین پانی ڈالکر خوب

ہٰ رسالہ میں نا... بیان مسائل مسواک کا کیا گیا ہے

صاف کری پہر ایک چلو پانی سی منہ دہوی سطح جبہہ سی نہتای ذقن تک طول مین اور کان سے کان تک عرض مین اور پانی موضع تحذیف تک پہنچائی یعنی اوس جگہہ تک کہ عورتین بالون کو وہان سی الگ کرتی ہین یعنی مابین اذن سے زاویۂ جبین تک اور پانی کو بالون کی جڑ تک پہنچائی یہ چار مناسبت ہین ہر دو ابرو ہر دو شارب اور مژگان اور جہاڑی عذارین وہ ہین جو مقابل کانون کے ہین جائے ریش سی پہونچانا اس پانی کا مناسبت شعر تک لحیۂ خفیفہ کی نہ کثیفہ کے واجب ہی گہنی داڑہی مین خلال کری اس تخلیل کو نہ چہوڑے پہر داہنا ہاتہ پہر بایان ہاتہ مع دونون کہنیون کے نصف عضدین تک دہوے کیونکہ جنت مین زیور انہین مواضع وضو تک پہونچیگا پہر ساری سر پہ مسح کری دونون ہاتہو تر کری سر انگشتہای دست راست کو دست چپ سی ملای اور مقادم سر پر رکہکر قفا تک لیجای پہر قفا سی مقدم راس تک پہر لائی یہ ایک بار ہوا اسی طرح تین بار کری اور سائر اعضا مین یون ہی کرے پہر ظاہر و باطن ہر دو گوش کو آب جدید سی مسح کری اور ہر دو مسبحہ کو سوراخ ہر دو اذن مین داخل کری اور ظاہر ہر دو گوش کا مسح باطن ابہامین سی کری پہر گردن کا مسح کری پہر داہنا پاؤن پہر بایان پانون مع کعبین کی دہوئے اور خنصر یسری سی انگشتہای پا کو خلال کری ابتدا خنصر یمنی سے کرے اور

خنصر لیسری پر ختم کری اور اصابع کو اسفل سے داخل کری اور نصف ساق تک دہوئی اور سب افعال مین رعایت تکرار کی تین بار رکہے جب وضو کر چکی آنکہ طرف آسمان کی اوٹہا کر یون کہے اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ اللہم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطہرین ف غزالی رح نی اس جگہہ ہر عضو کی لیی ایک دعا ذکر کی ہے اور کہا ہے کہ جو کوئی ان دعوات کو وضو مین پڑہیگا اوس کی ساری اعضا سے خطا مین نکل جاینگی انتہی لکن یہ دعوات ماثور نہین ہین بجز دعاء مذکور کی ف وضو مین سات امر سے تجنب رہے ہاتہہ نہ جہاڑی کہ چینٹین اوڑین اور منہ اور سر پر پانی کا طمانچہ نہ ماری اور استنثار وضو مین بات نکری اور تین بار سی زیادہ کسی عضو کو نہ دہوئی اور بی حاجت زیادہ پانی بجز وسوسہ سے نہ بہاے موسوسین کا ایک شیطان ہی جو اون کی ساتہہ کیا کرتا ہے اوسکو ولہان کہتے ہین اور آب شمس سے یعنی جو دہوپ مین گرم ہوا ہے اور پیتل کے برتن مین وضو نکری یہ سات چیزین وضو مین مکروہ ہین

آداب غسل

جب جنب ہوا احتلام یا وقاع سے تو پانی کا برتن غسل خانہ مین لیجا کر تین بار اول ہاتہہ دہوئی اور جو قذر بدن پہ ہو اوس کو دور کرے اور

نماز کا سا وضو کرے اور پانون کو بعد غسل کے دہوے تاکہ پانی غسالہ
نجاست سے بعد وضو کے تین بار سر پر پانی ڈالے اور نیت رفع حدث کی کرے
پہر جانب راست پر تین بار پانی بہاوے پہر جانب چپ تین بار اور سامنے
اور پیچہے کا بدن ملے اور سر و ریش کی بالون مین خلال کرے اور معاطف
بدن اور منابت شعر تک خفیف ہو یا کثیف پانی پہونچاوے اور بعد وضو کے
ذکر کو نہ چہوے اگر ہاتہہ لگ جاوے تو پہر وضو کرے اور فریضہ کا اعادہ کرے
جیسے نیت و ازالہ نجاست و استیعاب بدن بغسل اور وضو مین غسل
وجہ و یدین کا مع مرفقین و مسح بعض راس و غسل رجلین کا مع کعبین ایک
ایک بار ہمراہ نیت و ترتیب کے چاہیے اس کے سوا سنن ہو کہ جن مین
جن کی بڑی فضیلت آئی ہے اور ثواب و نکاہ جزیل ہے اور تہاون کرنیوالا
ان امور مین خاسر ایک اصل فرائض مین مخاطر ہے کیونکہ نوافل جابر
فرائض ہوتے ہین ـ

آداب تیمم

جب پانی باوجود جستجو کے نہ ملے یا کوئی عذر ہو جیسے مرض یا پانی تک پہونچ نسکے
بسبب کسی درندہ کے یا حبس کی یا پانی پینے کو درکار ہے یا رفیق پیاسا ہے
یا پانی ملک غیر ہے اور وہ نہین بیچتا مگر ثمن مثل سے زیادہ پر یا کوئی زخم
لگا ہے اور اوس سے خوف ضرر کا ہے تو دخول وقت فریضہ تک صبر کرے

پھر زمین پاک کا قصد کرے جسپر مٹی خالص طاہر نرم ہو اوسپر دونون کف دست انگلیان ملا کر مارے اور نیت استباحت فرض نماز کی کرے اور ایک بار ان دونون کو منھہ پر پھیرے اور یہ تکلف نکرے کہ غبار منابت شعر تک پہونچے خفیف ہو یا کثیف پھر انگشتری نکالکر دوسری بار ہاتھہ مارے اور انگلیون کی بیچ کو جدا رکھے اور دونون ہاتھون پر کہنی تک پھیرے اگر استیعاب نہو تو دوسری بار ہاتھہ مارے یہان تک کہ مستوعب ہو پھر ایک کف کو دوسرے کف سے مسح کرے اور درمیان اصابع کی تخلیل کرے اور ایک فرض اور جتنی نفل چاہے پڑھے اور جب دوسرے فرض کا ارادہ کرے تو دوسرا تیمم کرے **ف** اس بیان مین قدرے اختلاف اہل علم ہے اسلیے مطابق بیان رسالہ فتح المغیث و رسالہ تعلیم الصلوۃ وغیرہا کے عمل کرنا اوفق بہ سنت مطہرہ صحیحہ ہے

آداب خروج الی المسجد کے

جب طہارت سے فارغ ہو تو اپنے گھر مین دو رکعت سنت فجر پڑھے اگر فجر طالع ہوگئی ہو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اسی طرح کرتے تھے پھر مسجد مین آئے اور نماز جماعت کو ترک نکرے خصوصاً نماز صبح کو نماز جماعت نماز منفرد پر ۲۷ درجہ فضیلت رکھتی ہے اگر ایسے نفع مین کوئی متساہل ہے تو پہر طلب علم مین کیا فائدہ علم کا ثمرہ تو یہی عمل ہے جب طرف مسجد کی چلے

آہستہ ساتھ سکینہ کی چلی جلدی نکری غزالی رح نی اس جگہ بھی ایک دعا لکھی ہے جو راہ مین پڑہے لکن وہ بھی ماثور نہین ہے ایسے دعوات قبیل فضائل سے ہوتے ہین نہ ضروریہ۔

آداب دخول مسجد

جب مسجد مین آنا چاہے پہلی داہنا پانون رکھے اور کہے اللھم افتح لی ابواب رحمتك مسجد مین اگر کسیکو بیع کرتے دیکھے تو کہے لا اربح الله تجارتك اور گم شدہ شی کو ڈہونڈتے دیکھے تو کہی لا رده الله علیك ضالتك حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی طرح حکم دیا ہے پہر جبتک دو رکعت تحیۃ المسجد نہ پڑہ لی مسجد مین نہ بیٹھے اگر طہارت پر نہو یا ارادہ پڑہنے کا نہو تو تین بار باقیات صالحات کا کہنا کفایت کرتا ہے یا چار بار کا کہنا بعض نے کہا محدث کی لیی تین بار اور متوضی کے لیی ایک بار اگر دو رکعت فجر نہین پڑہی ہے تو تحیت کافی ہے جب دو رکعت پڑہ چکی تو نیت اعتکاف کی کری اور جو دعا حضرت بعد دو رکعت فجر کے پڑہتے تہے وہ پڑہے اللھم انی اسألك رحمة من عندك تھدی بھا قلبی الخ یہ دعا بہت طویل ہے پہر بعد دعا کی بجز ادائے فریضہ یا ذکر یا تسبیح یا قرارت قرآن کے کسی اور کام مین مشغول نہو اس درمیان مین اذان سنے تو اوس شغل کو چہوڑکر جواب اذان مین مشغول ہو جب موذن اللہ اکبر کہے تو آپ بھی یہی کہے

از حزب الاعظم و حصن حصین [illegible]

اسی طرح ہر کلمی مین مگر حیعلتین مین لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم
کہے جب موذن الصلوۃ خیر من النوم کہے تو یون کہی صدقت وبررت
وانا علی ذلک من الشاہدین اور بعد جواب اذان کی دعای وسیلہ مانگے
اور درود پڑہے اوس وقت دعا قبول ہوتی ہے جب اقامت سنے تو
مثل اقامت کی کہے اور بجای قد قامت الصلوۃ کی یون کہی اقامہا اللہ
وادامہا ما دامت السموات والارض اگر وقت سماع اذان کے نماز مین ہو
تو نماز پوری کری بعد سلام کی تدارک جواب کا کری جس طرح یہ کہ ذکر ہو چکا
جب امام احرام فرض باندہے تو بجز اوس کی اقتدا کے کسی اور کام مین
مشغول نہو اور نماز فرض ادا کری اوس کیفیت سی جسکا بیان آئیگا پہر درود
پڑہے اور اللہم انت السلام الخ اور لا الہ الا اللہ وحدہ الخ پہر جوامع
جوامع کو اول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ماثور ہین وہ پڑہے پہر
جو دعا فاطمہ علیہا السلام کو سکہائی تہی وہ پڑہے یعنی یاحی یاقیوم یاذا الجلال
والاکرام لا الہ الا انت برحمتک استغیث ومن عذابک استجیر
لاتکلنی الی نفسی طرفۃ عین واصلح لی شانی کلہ بما اصلحت بہ الصالحین
پہر دعوات مشہورات مین سے جون سی دعا چاہے کری ف ان دعوات
کا ذکر احیاء العلوم مین کیا ہے لکن اقتصار کرنا ادعیہ جامعہ ماثورہ پر جنکا
بیان رسالہ غراس الجنۃ و رسالہ تعلیم الدعا مین کیا گیا ہے کافی ہے کیونکہ

دعای ماثور ایک اور غیر ماثور سو برابر نہین اگرچہ جواز غیر ماثور مین کچہہ بحث نہین ہی گفتگو افضل سی افضل اور بہتر سے بہتر اور اصح سی اصح مین ہے پہر بعد نماز صبح کے یہ چاہیے کہ طلوع آفتاب تک اوقات چار وظائف پر منقسم ہو ایک وظیفہ دعوات کا دوسرا وظیفہ اذکار و تسبیحات کا اور تسبیح کی تکرار کری تیسرا وظیفہ قرارت قرآن کا چوتہا وظیفہ تفکر کا یعنی اپنے ذنوب و خطایا مین فکر کری اور جو تقصیر عبادت مولی مین ہوئی ہے اوس مین غور کری اور سوچے کہ مین متعرض عقاب الیم و سخط عظیم کا ہون اور سارے دن کی اوقات کی تدبیر و ترتیب ہیا کری تاکہ تدارک تقصیرات کا اور تحرز تعرض سخط خدا سے اوس دن مین کر سکے اور جمیع مسلمین کے لیے نیت خیر کری اور یہ عزم کری کہ مین ساری دن مین کوئی شغل بجز طاعت الہی کی نکرونگا اور دل مین اون طاعات کی جنپر قدرت رکہتا ہے تفصیل کرکے افضل کو اختیار کری اور اوسکی اسباب کی ساختگی مین مشاغل ہو تاکہ ساتہہ اون کی اشتغال کر سکی اور فکر کرنے کو قرب اجل و حلول موت قاطع امل اور خروج امر پیا اختیار سی اور حصول حسرت و ندامت و طول غترار مین ترک نکری اور چاہیے کہ منجملہ تسبیحات و اذکار کی یہ دس کلمے بہی ہون ایک لا اله الا الله وحده لا شریک له له الملک وله الحمد یحیی و یمیت وهو حي لا یموت بیده الخیر وهو علی کل شی قدیر دوم لا اله الا الله الملک الحق المبین سوم لا اله الا الله

الواحد القہار رب السموات والارض وما بینہما العزیز الغفار چہارم
سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولاحول ولاقوۃ الا باللہ
العلی العظیم پنجم سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح ششم سبحان اللہ
وبحمدہ سبحان اللہ العلی العظیم ہفتم استغفراللہ العظیم الذی لا الٰہ
الا ہو الحی القیوم واسألہ التوبۃ والمغفرۃ ہشتم اللہم لا مانع لما اعطیت
ولا معطی لما منعت ولا راد لما قضیت ولا ینفع ذا الجد منک الجد نہم
اللہم صل علی محمد وعلی ال محمد وصحبہ وسلم دہم بسم اللہ الذی
لا یضر مع اسمہ شئ فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم ہر
کلمہ کو سو بار یا ستر بار یا بیس بار کہے اور یا اقل درجہ سے تا کہ سب ملکر سو بار
ہوجائیں ان اذکار کو لازم کرلی او طلوع آفتاب سے پہلے بات نکری
اس کی فضیلت برابر آزاد کرنے ۲ ہشگردن کے اولاد اسمٰعیل علیہ السلام
سے آئی ہے جبکہ بیچ میں کوئی کلام متخلل نہو فائدہ رسالہ عمارۃ الاوقات
مین ساری وظائف لیل و نہار بکمال لطف و اختصار لکھی گئے ہین اور التزام عشرات
سبعہ اور مسبعات عشرہ معمول اکثر صلحاء دیندار ہے

آداب مابعد طلوع آفتاب تا زوال

جب سورج ایک نیزہ بلند ہوے تب دو رکعت نماز پڑھے نزدیک زوال وقت
کراہت نماز کی کیونکہ نماز بعد فرض صبح کی ارتفاع شمس تک مکروہ ہی جب

سورج اونچا ہوا اور قریب ربع کے گذر جائے تب نماز ضحی پڑھے چار یا چھہ یا آٹھہ دو دو رکعت کر کی یہ سب عدد حضرتؐ سی منقول ہین والصلوۃ خیر کالھا فمن شاء فلیستکثر ومن شاء فلیستقل درمیان طلوع و زوال کے کوئی راتبہ نہین ہے مگر یہی نمازین اب جو اوقات فاضل ہون اونمین چار حالات ہین حالت اولی جو افضل ہے یہ ہے کہ بندہ اپنا وقت طلب علم نافع مین صرف کری نہ فضول کامون مین جنپر اکثر لوگ جھکے ہوئے ہین اور اوسکا نام اونہون نی علم رکھا ہے علم نافع وہ ہے جو تجھکو اللہ کا ڈر زیادہ کری اور تجھکو خوب سا عیوب نفس کا بصیر بنائے اور تیری معرفت ساتھہ عبادت خدا کی بڑہائی اور تیری رغبت دنیا مین کم کرے اور آخرت مین رغبت کو زیادہ کری اور تیری بصیرت کو ساتھہ آفات اعمال کے کہولدے تا کہ تو اون آفات سی محترز ہو اور تجھکو مکائد و غرور ابلیس و مصائد و خدیعت شیطان پر آگاہ کر دی اور کیفیت تلبیس ابلیس کی علمائے سوء پر سمجہا دے کہ کس طرح اوس رجیم لعین اور عدو مبین نی اونکو سامنے سخط و مقت خدا کے کر دیا ہے چنانچہ اونہون نی دین دیکر دنیا مول لی ہے اور علم کو ایک ذریعہ و وسیلہ اخذ اموال سلاطین اور اکل اموال اوقاف و یتامی و مساکین کا ٹہیرایا ہے اور ساری دن ہمت اون کی طلب مین اسی جاہ و منزلت کے دلون مین خلق کے رہتی ہے اور اس کام نے اون کو طرف مراآت و ممارات

یعنی اشراق و چاشت ۱۲

ومناقشۂ کلام اور مباہات کی مختصر کر رکہا ہی ہم نے ذکر اس فن کا کتاب
احیار العلوم مین کیا ہے اگر تو اس علم کا اہل ہی تو تو اوس کو حاصل کر
اور اوسپر عامل ہو اور دوسرون کو بہی سکہا اور طرف اوس کی بلا جو کوئی
یہ علم رکہتا ہے اور اوسپر عمل کرتا ہے پہر طرف اوس کی بلاتا ہے تو بشہادت
عیسی علیہ السلام ملکوت سموات مین بلفظ عظیم پکارا جاتا ہے پہر جب طلب علم
نافع سے فارغ ہو اور اصلاح نفس کی ظاہر و باطنا کر چکے اور کچہہ اوقات
فاضل بچین تو پہر کچہہ ڈر نہین ہے کہ تو علم مذہب فقہ مین واسطی شناخت
فروع نادرہ عبادات کی اور معاملات کی طریق توسط کے درمیان خلق کے
خصومات مین وقت انکباب خلق کی شہوات پر مشغول ہو کیونکہ یا امر بہی وقت
فراغ کی ان مہمات سی منجملہ ایک فرض کفایات کے ہے پہر اگر تیرا جی یہ
چاہے کہ تو ان اوراد و اذکار کو ترک کر دی اور اسی شغل فقہ مین رہے
تو جان لی کہ شیطان لعین نی تیری دل مین ایک دار دفین مدسوس کر دی
ہے وہ دار ہی حب جاہ و مال ہی سو اس دہوکے مین نہ آنا چاہیے کہ تجکو
شیطان بنی اور وہ تجہکو ہلاک کر ڈالی پہر تیرے ساتہہ مسخراپن کری ہان
اگر تیری نفس نی ایک مدت تک تجربہ اوراد و عبادات کا کیا ہے اور وہ
اون کو براہ کسل ثقیل نہین جانتا ہے لیکن رغبت تیری تحصیل علم نافع مین
ظاہر ہے اور مقصود تیرا اس سی بجز وجہ اللہ و دار آخرت کی اور کچہہ

نہین ہی تو یہ طلب تیری نوافل عبادات سی افضل ہی جبکہ نیت صحیح ہوگی
لکن شان صحت نیت مین ہے کیونکہ عدم صحت نیت ایک معدن غرور
جہال و مزلت اقدام رجال ہی انتہی مین کہتا ہون کہ بیان علم نافع کا آغاز
کتاب المعتقد المنتقد مین تفصیلاً لکھا گیا ہے اوس کی طرف رجوع کرنا چاہیے
حالت دوم یہ ہی کہ تحصیل علم نافع پر قدرت نہو لکن وظائف عبادات
مین جیسے ذکر و قرآن و تسبیحات و نماز سے مشغول رہی یہ درجہ عابدین کا اور
سیرت صالحین کی ہی اس صورت مین بہی یہ شخص منجملہ فائزین کے ہوگا
حالت سوم یہ ہے کہ ایسے کام مین مشغول ہو جس سی مسلمانون کو خیر
پہونچے اور اونکی دلون مین سرور داخل ہو اور صالحین کو اعمال صالحہ کرنا
آسان ہو جای جیسے بجالانا خدمت فقہا و متبعین و صوفیہ صالحین و دیگر اہل
دین کی اور چلنا پہرنا اون کی کام کاج مین اور سعی کرنا اطعام فقرا و مساکین
مین اور بیمارونکی عیادت کی لیے جانا اور جنازون کی ہمراہ چلنا کہ یہ سب افعال
نوافل سی افضل ہین اور عبادات ہین لیکن ان مین رفق ہی ساتہہ مسلمانون کے
حالت چہارم یہ ہے کہ اگر یہ کچہہ نہو سکی تو اپنے ہی کامون مین مشغول ہو
اپنے نفس اور اپنی عیال کی لیے کمائی کرے اور مسلمان اوس کی زبان و
ہاتہہ سی سلامت و مامون رہین اور اسکا دین بہی سالم رہے کیونکہ یہ مرتکب
کسی معصیت کا نہین ہوا ہے بلکہ اس وجہ سے وہ درجۂ اصحاب یمین کو پہونچیگا

اگر اہل ترقی سے طرف مقامات سابقین کی تنین ہے یا ایک اعلی درجہ سے ہے مقامات دین کا اور جو کچھ بعد اس کے ہے وہ مراتع شیاطین ہے معاذ اللہ کہ کوئی شخص ایسی کام مین مشغول ہو جو اوسکی دین کو ڈہادی یا کسی بندہ کو منجملہ عباد اللہ کی ایذا پہونچا ئی کہ یہ رتبہ ہالکین کا ہی خدا نکرے کہ کوئی آدمی اس طبقہ مین ہو

ذکر مراتب دین کا

بندہ دربارۂ اپنی دین کی تین درجات پر ہوتا ہے ایک سالم یہ وہ شخص ہے جو ادا فرائض اور ترک معاصی پر مقتصر ہو دوم رابح یہ وہ شخص ہی کہ متطوع ہے ساتھ قربات و نوافل کی سوم خاسر یہ وہ شخص ہے کہ لوازم سی مقصر ہو سو اگر کسیکو یہ قدرت نہو کہ وہ رابح بنے تو اسی مین کوشش کری کہ سالم ہو اور ہرگز نہ کری کہ خاسر ہوئیری اور بندہ حق مین سائر عباد کی تین درجون پر ہوتا ہے ایک یہ کہ اونکی حق مین نازل بمنزلہ ملائکہ برراہ کرام کی ہو اور وہ اس طرح پر ہے کہ اغراض عباد مین براہ رفق سعی کری اور اون کی دلون مین سرور داخل کری دوم یہ کہ اونکی حق مین نازل بمنزلہ بہائم و جمادات کے ہو کوئی خیر و فضل اس سے اونکو نہ پہونچے لیکن اپنی شر کو اونسے باز رکہے سوم یہ کہ اونکی حق مین نازل بمنزلہ عقارب و حیات و سباع ضاریات ہو اوس سی خیر کی امید نہین ہے اور اوسکی شر سے بچا جاتا ہی سو اگر یہ قدرت نہین ہی کہ ملتحق با فق ملائکہ ہو تو اس سی بہی

حذر کرنا چاہیے کہ درجۂ بہائم و جمادات سی اور تر کر مراتب مار و کژدم و درندہ
گزندہ زبان رسان مین نازل ہو پہر اگر نفس اسکا اس بات پر راضی ہی کہ
اعلی علیین سی نزول کری تو اسپر تو ہرگز راضی ہونا نچاہیے کہ اسفل سافلین
مین جا گری شاید کہ اس صورت مین کفافا ناجی ہو نہ نفع مین رہے اور نہ
نقصان مین پڑے اب یہ چاہیے کہ دن کی روشنی مین مشغول ہو مگر اوسی کام
مین جو اوس کی معاد یا معاش مین سودمند ہو اور اوس سی بی نیاز ہو سکی یا
اوس سی اپنی معاد و معاش پر مدد لی سکی پہر اگر قائم بحق وین باوجود مخالطت
مردم ہو سکی اور سالم نہ رہ سکی تو پہر ایسے شخص کے لیے یہ بہتر ہے کہ عزلت اختیار
کری کہ اسی مین اوسکی نجات و سلامتی ہی پہر اگر عزلت مین بہی وسوسی و سکو
طرف خلاف مرضی خدا کے کہینچین اور وظائف عبادات سی وہ اونکی قلع و
قمع پر قدرت نپای تو پہر نوم اختیار کری کہ یہ اوسکی اور ہماری حق مین احسن
احوال ہی اذا عجزنا عن الغنيمة رضينا بالسلامة فى الهزيمة جس شخص کی دین
کی سلامتی اوس کی حیات کی تعطیل مین ہے اوسکا حال احسن ہے کیونکہ
خواب برادر مرگ ہی اور مرگ تعطیل حیات و التحاق بالجمادات ہے

آداب استعداد کی واسطی سارے صلوات کی

زوال سی پہلی نماز ظہر کی لیے مستعد ہو اگر رات کو قیام کیا ہو یا کسی کار خیر مین
جاگا ہو تو قیلولہ کر لی کہ اسمین قیام الليل پر معونت ہوتی ہے جس طرح کہ سحور مین صیام

نہار پر معونت ہوتی ہی اور قیلولہ کرنا بغیر قیام شب کی ایسا ہی جیسے کوئی
سحور بغیر صیام نہار کی کری جب قیلولہ کیا تواب زوال سی پہلی بیدار ہو اور وضو
کرکی مسجد مین حاضر ہو اور تحیۃ المسجد پڑہکر انتظار اذان کا کری اور اذان سنے پر
جواب دی پہر کہڑے ہوکر چار رکعت عقیب زوال پڑہے حضرتؐ ان رکعات
مین تطویل کرتی اور فرماتی تہی کہ اسوقت دروازی آسمان کے کہلتے ہین
مین چاہتا ہون کہ میرا عمل صالح اس وقت مین اوپر جاوے اور یہ چار رکعت
قبل ظہر کی سنت موکدہ ہین پہر نماز فرض ہمراہ امام کی اداکری پہر بعد فرض
کے دو رکعت پڑہے یہ رکعتین منجملہ رواتب ثابتہ کے ہین اور مشغول نہو عصر
تک مگر تعلم علم یا اعانت مسلم یا قرارت قرآن یا سعی معاش مین جس سے
اپنے دین پر استعانت لی پہر عصر کے پہلی چار رکعت پڑہی یہ سنت موکدہ ہین
حضرتؐ نی فرمایا ہے رحم اللہ امرءً صلی قبل العصر اربعاً تو اب اسمین جہد کرنا
چاہیے کہ حضرتؐ کی دعا اسکو بہی پہونچی اور بعد عصر کی مشغول نہو مگر شغل مذکور سبق
مین اوقات کا مہمل رکہنا ٹہیک نہین ہی بلکہ ہر وقت مین کیفما اتفق مشغول رہے
بلکہ یہ چاہیے کہ نفس کا حساب لی اور اوراد و وظائف لیل و نہار کو ترتیب دے
اور ہر وقت کی لیے ایک شغل معین ٹہرا ہی کہ اسوقت وہی کام کری اور اوس سی تجاوز
طرف ماسوا کی نکری اس سی برکت اوقات کی ظاہر ہوتی ہے اور جب نفس کو
مثل بہائم کے مہمل چہوڑ دیا اور نہ جانا کہ کسوقت کون سا شغل کرنا چاہیے

تو اکثر اوقات برباد ہوگی اور عمر فوت ہوگی حالانکہ راس المال یہی عمر ہی
اور اسی پر تجارت ہوتی ہے اور اسی سے نعیم دارالابد تک اللہ پاک کی جوار
مین پہونچنا ہوتا ہے ہر نفس انسان کی انفاس مین سی ایک جوہر بیقیمت ہے
جسکا بدل نہین ہی جب وہ فوت ہوگیا تو اب جمقا مغرورین کی طرح یہی ہونا
بچاہیے کہ ہر دن زیادت اموال پر خوش ہوتی ہین حالانکہ اونکی عمر گھٹتے
جاتی ہے مال کی بڑہنے اور عمر کے گھٹنے مین کیا خیر و خوبی ہی خوشی کی بات
تو یہ ہی کہ علم نافع یا عمل صالح بڑہے کہ یہ دونون آدمی کے رفیق و صاحب
ہین قبر مین جبکہ اہل و مال و ولد و اصدقا او سکو چھوڑ کر پیچھے رہجاتی ہین
انتہے اس بارہ مین رسالہ عمارۃ الاوقات ہادی و مرشد ہی اوسکا مطالعہ کرنا
چاہیے پہر جب سورج زرد پڑجائی تو یہ جہد کرے کہ قبل غروب کی مسجد مین آوے
اور تسبیح و استغفار مین مشغول ہو اس وقت کی فضیلت مثل فضیلت ماقبل
طلوع کی ہو قال اللہ تعالی وسبح بحمد ربك قبل طلوع الشمس وقبل غروبها
سورج کے ڈوبنے سے پہلے والشمس وضحاها والليل اذا يغشى و معوذتین پڑہے
اور استغفار مین ہو جبکہ سورج ڈوبی پہر جب اذان سنی تو جواب دی اور یہ کہے
اللهم هذا اقبال ليلك وادبار نهارك واصوات دعاتك فاغفرلي
اور بعد ختم جواب اذان کی دعاے وسیلہ مانگی پہر نماز فرض پڑہے اور بعد اوسکے
دو رکعت قبل تکلم کے راتبہ مغرب ادا کرے اور اگر چار رکعت پڑہی تو یہ بہی سنت ہے

اور اگر ہوسکی تو نیت اعتکاف کی عشا تک کر لی اور مابین عشائین کو نماز سی
زندہ رکھی کہ اس کی فضیلت بی حساب آئی ہی اور یہی ناشئۃ اللیل ہی کیونکہ
اول نشاۃ ہے اسی کو صلوۃ الاوابین کہتی ہین حضرتؐ سے اس آیت کو
پوچھا تتجافی جنوبھم عن المضاجع فرمایا یہ نماز ہے درمیان عشائین کے
یہ نماز ملغیات اول و آخر روز کو دور کر دیتی ہے ملغیات جمع ہے ملغاۃ کی
مشتق لغو سی پہر جب وقت نماز عشا کا داخل ہو فرض سے پہلی چار رکعت
پڑہے واسطی احیاء مابین اذانین کی کہ اسکی فضیلت بہت آئی ہے
حدیث مین فرمایا ہے کہ دعا درمیان اذان و اقامت کی رد نہین ہوتی پہر
نماز فرض پڑہے اور دو رکعت راتبہ بجالائی اور ان مین الم السجدہ اور تبارک
یا سورہ یٰس و دخان پڑہے یہ پڑہنا حضرتؐ سے ماثور ہی اسکی بعد چار
رکعت پڑہے حدیث میں اس کی بڑی فضیلت آئی ہی پہر تین رکعت وتر ادا کری[1]
دو سلام یا ایک سلام سی حضرتؐ وتر مین سورہ سبح اسم ربک الاعلی اور
قل یا ایہا الکافرون و اخلاص و معوذتین پڑہتے تہی پہر اگر عزم قیام لیل کا ہو
تو وتر کو موخر کری تاکہ وتر آخر نماز شب ہو پہر مذاکرہ علم یا مطالعہ کتاب مین
مشغول ہو اور لہو و لعب مین اشتغال نہ کری تاکہ یہ امر خاتمہ اعمال کا قبل نوم کے ہو

فان الاعمال بخواتیمہا

آداب نوم

[1] له درزکنی ہیں عا ق کی ایک اور یٹی اور یا ہا اور ماتربت سود آمایت میں ۱۲

جب ارادہ سونی کا کری تو فراش رو بقبلہ بچھاوے اور دست راست پر سووے جس طرح کہ مردہ لحد مین سوتا ہے اور جان لی کہ نوم مثل موت کی ہی اور بیداری مثل بعث کی اور شاید اللہ رات مین اوسکی روح کو قبض کر لے اس لیی اللہ کی لقا کی لیے مستعد رہی اس طرح کہ طہارت پر سوی اور وصیت لکھی ہوئی زیر سر رہے اور سب گناہون سی تائب ہوکر خواب کری اور مستغفر ہوا اور یہ عزم رکھی کہ پھر عود طرف معصیت کی نکریگا اور ارادہ خیر کا ساتھہ سب مسلمانون کے رکھے اگر اللہ خواب سی اوٹھاوی اور یاد کری کہ اسی طرح عنقریب لحد مین لیٹیگا یکتا و تنہا سوا عمل کی کوئی ساتھہ نہوگا اور بجز اپنی سعی کی کوئی جزا نہ ملیگی اور بتکلف فرش بچھاکر سونا نچاہیے کہ خواہی نخواہی نیند آوے اس لیی کہ نوم تعطیل حیات ہے مگر یہ کہ کسی پر بیداری سے وبال ہو کہ اوس وقت نوم سلامتی دین کی ہوتی ہے فائدہ رات دن ۲۴ گھڑی کا ہوتا ہے سو رات دن مین آٹھہ گھڑی سی زیادہ نسوئی کہ اتنا بس ہی مثلاً اگر ساٹھہ برس جیا تو بیس برس سونی مین گئے یہ ایک تہائی عمر ہوئی سوتی وقت مسواک و آب وضو رکھہ لی اور قیام لیل پر یا قیام پر قبل صبح کے عزم کری اور دو رکعت جو وقت لیل مین پڑھنا ایک کنز ہے کنوز بر سے اب جیتے جی بہت سی خزانی روز فقر کے لیی جمع کر رکھی کیونکہ بعد موت کی کنوز دنیا کچھہ کام نہ آئینگی وقت نوم کی یون کہی باسمک ربی وضعت جنبی وباسمک

ارفعه فاغفر لی ذنبی اللهم قنی عذابک یوم تبعث عبادک اللهم
باسمک احیی واموت اللهم انت خلقت نفسی وانت توفاها لک
محیاها ومماتها ان امتها فاغفر لها وارحمها وان احییتها فاحفظها
بما تحفظ به عبادک الصالحین اللهم انی اسألک العفو والعافیة وبعد
ذلک پھر آیۃ الکرسی اور آمن الرسول تا آخر سورۂ اخلاص ومعوذتین سورۂ
تبارک پڑھے اور جب نیند آئی تو چاہیے کہ ذکر خدا و طہارت پر ہو جو کوئی
ایسا کرتا ہی اوس کی روح عرش تک جاتی ہے اور وہ جبتک جاگیگا تبتک
مصلی لکھا جاویگا پھر جب خواب سی جاگی تو وہی کام کری جسکا ذکر پہلی ہو چکا ہے
اور باقی عمر میں ایسی ترتیب پر مداومت رکھی اگر یہ مداومت شاق گذری تو
جس طرح بیمار تلخی دوا پر بانتظار شفا صبر کرتا ہے اوس طرح صبر کری اور اپنی
کوتاہی عمر میں فکر کری کہ اگر سو برس زندہ رہا تو یہ مدت بہ نسبت مقام
دار آخرت کی نہایت قلیل ہے کیونکہ آخرت ابد الآباد ہی اور تامل کرے کہ
وہ طلب دنیا میں کیونکر ایک یا دو یا ایک سال تحمل مشقت کا بامید راحت بیست
سال مثلا کرتا ہی پھر کیوں نہیں ان ایام قلائل پر بامید راحت ابد الآباد
تحمل کر سکتا ہی طول امل نکری کہ اس سی عمل ثقیل ہو جاتا ہے اور قرب موت
کا اندازہ کری اور اپنے جی میں کہی کہ میں آج مشقت اوٹھاتا ہوں شاید
آج کی رات مر جاؤں اور آج کی رات صبر کروں شاید کل مر جاؤں کیونکہ

موت کسی وقت مخصوص اور حال مخصوص وسن مخصوص مین ہجوم نہین کرتی
ہے وہ تو ضرور ہی آئیگی اسلیے مستعد ہونا واسطی اوسکی اولی ہی مستعد
ہونی سی واسطی دنیا کی اور یہ بات معلوم ہے کہ مین دنیا مین نہ ہونگا مگر
تہوڑی مدت اور شاید کہ میری اجل مین باقی نہو مگر ایک ہی دن یا ایک ہی
نفس غرضکہ اسکو اپنے جی مین ہر دن مقدر کری اور نفس کو تکلیف صبر کی
طاعت خدا پر یوما فیوما دی کیونکہ اگر پچاس برس کا رہنا مقدر کریگا اور
اوسکو صبر طاعت خدا پر دیگا تو نفس نافر و مستعصی ہوگا لکن اس کام کی کرنی
سے وقت موت کی ایسی فرحت ہوگی جسکی انتہا نہین اور اگر تسویف و
مسامحت کی اور ایسے وقت مین موت آگئی کہ گمان بہی نہ تہا تو وہ حسرت
ہوگی جسکا پایان نہین وعند الصباح یحمد القوم السری وعند الموت
یاتیک خبر العقبی ولتعلمن نبأہ بعد حین اب بعد ارشاد ترتیب اوراد کے
کیفیت و آداب نماز و روزہ وقدوہ وجماعت وجمعہ معلوم کرنا چاہیے۔

آداب نماز کی

بعد فراغ کے طہارت خبث وطہارت حدث سی بدن وجامہ ومکان مین
اور بعد ستر عورت کی ناف سی زانو تک رو بقبلہ کہڑا ہو درمیان دونون قدم
کے کشادگی رکہے اس طرح پر کہ باہم نہ ملین اور سیدہا کہڑا ہو کر قل اعوذ برب الناس
واسطے تحصن کی شیطان رجیم سی پڑہے اور دل کو حاضر کری اور وسواس سی خالی

رکہلی غور دیکہی کہ مین کسکی سامنے کہڑا ہوتا ہون اور کس سی مناجات کرتا ہون
اور اس سی شرمائی کہ مین اپنی مولی کی ساتہہ قلب غافل اور سینہ پُر وسوس
دنیا اور خبائث شہوات سی مناجات کرون اور جانے کہ اللہ تعالی اوسکی
سریرت پر مطلع ہی اور اوسکی دل کی طرف نظر کر رہا ہے اور اللہ اوسکی نماز
اوسی قدر قبول کریگا جتنا خشوع وخضوع وتواضع وتضرع نماز مین ہوگا اللہ
کی عبادت یون کری کہ گویا اوسکو دیکہہ رہا ہے اور اگر نہین دیکہتا ہے تو وہ
تو ضرور ہی اسکو دیکہتا ہے پہر اگر دل حاضر نہوا اور جوارح ساکن نہون تو یہ
اوس کی معرفت کا قصور ہی اللہ تعالی کے جلال سی جی مین یہ بات ٹہیرالی
کہ ایک نیک مرد آبرودار اوس کی گہر والون مین سے اوس کی طرف دیکہہ رہا
ہے کہ کیسی نماز پڑہتا ہے اس دم دل اوسکا حاضر اور جوارح اوس کے
ساکن ہوجائینگی اب طرف نفس کی رجوع کرکے یون کہی کہ ای نفس بیباک
تجہے اپنے خالق سے شرم نہین آتی کہ تونی ایک بندہ ذلیل کی اطلاع کو اللہ
کے بندون مین سی جی مین ٹہیرایا کہ وہ تجہے جہانک رہا ہے حالانکہ اوس کی ہاتہہ
مین نہ تیرا نفع ہے اور نہ نقصان تیری جوارح اوس کی لیے خاشع ہوئی اور
تیری نماز اوس کی لیی حسین ٹہیری حالانکہ تو جانتا ہے کہ اللہ تجہپر مطلع ہے
اور تو اوس کی عظمت کی لیی خشوع وفروتنی نہین کرتا کیا اللہ تعالی تیرے
نزدیک اس بندہ سی بہی کمتر ہے تیرا طغیان وجہل کتنا شدید ہی اور تیری

دشمنی ساتھہ نفس کی کس قدر بڑی ہی غرضکہ دل کوان حیلون سی معالجہ کری
شاید وہ نماز مین ہمراہ تیری حاضر ہو کیونکہ نماز سی اوتنا ہی حصہ ملتا ہے
جو سمجھکر پڑہی ہی اور جو غفلت و سہو کے ساتھہ ہوتی ہے وہ سخت محتاج استغفار
و تکفیر کی ہی پہر جب دل حاضر ہوا تو اب اقامت کہنا نچہوڑے اگرچہ تنہا ہو
اور اگر انتظار حضور جماعت کا ہو تو اذان دی پہر اقامت کہے اور وقت
اقامت کی نیت کری اور دل مین یہ کہے کہ مین فریضہ ظہر ادا کرتا ہون اور یہ
نیت وقت تکبیر تحریمہ کی دل مین حاضر ہو قبل فراغ کے تکبیر سے یہ نیت غائب
نہو پہر وقت تکبیر کے دونون ہاتھہ اوٹھاوی بعبار سال کی اوگاہر دو دوش
تک اور وہ دونون مبسوط ہون اور اونکی انگلیان کہلی ہوئی ہون بتکلف
ضم اصابع نکری اور نہ تفریق پہر دونون ہاتھہ یون اوٹھاوی کہ دونون ابہام
مقابل ہر دو نرمہ گوش ہون اور سر انگشتان دونون کانون سی اونچی ہون
اور ہر دو کف دست محاذی منکبین ہون پہر جب اپنی جگہہ مین ٹہیر جائین تو
تکبیر کہے اور آہستہ اونکو نرمی کی ساتھہ چہوڑدی اور وقت رفع وارسال کے
سامنے اور پیچہے رفع نکری اور نہ اونکو داہین بائین جہٹکے جب دونون ہاتہہ
چہوڑدیے تو اب نئے سرسے اونکو طرف سینہ کی اوٹہاوی اور دست راست
کا اکرام کری یون کہ اوس کو دست چپ پر رکہی اور انگشتان دست راست
کو طول ذراع دست چپ پر پہیلائے اور اون سی پہونچا پکڑے اور بعد تکبیر کے

اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا کہے پھر دیکھا
وجہی تا آخر ہر دو آیت پڑہے پھر اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہے پھر
فاتحہ ساتھ تشدیدات کی پڑہے اور فرق کرنی مین درمیان ضاد وظا
کے اندر نماز کی جہد بجالاوی پھر آمین کہے اور اوس کو ولاالضالین سے
نملاوی اور نماز صبح ومغرب وعشا مین جہر بالقرادت کری یعنی دو رکعت اول
مین کا پر کرا موم ہوا ور آمین کو پکار کر کہے اور نماز صبح مین بعد فاتحہ کے
کوئی سورت منجملہ طوال مفصل کے پڑہے اور مغرب مین قصار اور ظہر عصر
مین اوساط پڑہے جیسے والسماء ذات البروج اور جو سورتین قریب اس کے
ہین اور صبح کو سفر مین قل یا ایہا الکافرون وقل ہو اللہ پڑہے اور آخر سورت کو تکبیر رکوع
سے نملاوی بلکہ بقدر سبحان اللہ دونون مین فاصلہ کری اور ساری قیام
مین سرنگون اور نیچی نگاہ مصلے پر رکہے کہ یہ جمع ہے واسطے ہم کے اور لائق
تر ہے واسطے دل کی اور التفات کرنی سے طرف یمین وشمال کے اندر نماز کے
بچی پھر رکوع کری اور دونون ہاتہہ اوٹہائی جس طرح کہ پہلی بتایا ہے اور
تکبیر کو انتہاسے رکوع تک دراز کری پھر دونون ہتیلیان دونون گہٹنون پر
جائے اور انگلیان پہیلی ہون اور دونون گہٹنے کہڑے رکہے اور پشت کو دراز
کری اور گردن وسر برابر رکہے ایک صفیحہ کی طرح اور دونون کہنیون کو دونون
پہلو سے الگ کری اور عورت اس طرح نکرے بلکہ بعض کو بعض سے ملاوے

اور تین بار سبحان ربی العظیم وبحمدہ کہی اور اگر تنہا ہو تو سات یا دس
بار کہنا اچھا ہی پہر سر اوٹہا کر برابر کہڑا ہو یعنی سیدہا نہ پہرا اور دونون ہاتہ
سمع اللہ لمن حمدہ کہتا ہوا اونچی کری جب برابر کہڑا ہو جاوے تو کہے ربنا
لک الحمد ملأ السموات وملأ الارض وملأ ما شئت من شیٔ بعد اور اگر فریضہ
صبح مین ہو تو دوسری رکعت مین وقت اعتدال کی رکوع سے قنوت پڑہے
پہر تکبیر کہتا ہوا سجدہ کری ہاتہ نہ اوٹہاوے اور پہلی زمین پر دونون گہٹنے
رکہے پہر دونون ہاتہ پہر پیشانی کہلی ہوئی پہر ناک مع پیشانی رکہے اور دونون
کہنیان دونون پہلو سے جدا رکہے اور شکم کو دونون رانون سے الگ کری
اور عورت اس طرح نکرے پہر دونون ہاتہ زمین پر رکہے برابر دونون
دوش کی اور ذراعین کو زمین پر نہ بچہاوے اور تین بار سبحان ربی الاعلی
کہی یا سات یا دس بار اگر اکیلا ہو پہر سجدہ سے تکبیر کہتے ہوئے سر اوٹہاوے
اور برابر بیٹہے اور بائین پاؤن پر نشست کری اور داہنا قدم کہڑا رکہے
اور دونون ہاتہ ران پر رکہی اور انگلیان پہیلی ہون اور کہے رب اغفر لی
وارحمنی وارزقنی واہدنی واجبرنی وعافنی واعف عنی
پہر اسی طرح دوسرا سجدہ کری پہر برابر ہو کر بیٹہ جاوی اس جلسہ استراحت
کو ہر رکعت مین کری جسمین کہ تشہد نہین ہے پہر کہڑا ہو اور دونون ہاتہ
زمین پر رکہے اور ایک کو پاؤن مین سی حالت ارتفاع مین مقدم نکرے

اور تکبیر ارتفاع کو وقت قرب کی حد جلسہ استراحت سی ابتدا کری اور اوسکو منتصف ارتفاع تک تا قیام کہینچے اور یہ جلسہ خفیف و مختلف ہو اور دوسری رکعت پہلی رکعت کی طرح پڑہے اور ابتدا مین اعادہ تعوذ کا کری پہر دوسرے رکعت مین واسطی تشہد اول کی بیٹہے اور دست راست کو جلوس تشہد اول مین فخذ مینے پر رکہی اصابع مقبوض ہون مگر مسبحہ و ابہام کہ انکو چہوڑ دے اور مسبحہ مینی سی نزدیک الا اللہ کہنی کے اشارہ کرے نہ نزدیک لا الہ کے اور دست چپ کو فخذ یسری پر منشورۃ الاصابع رکہے اور پای چپ پر اس تشہد مین بیٹہے جس طرح کہ درمیان ہر دو سجدہ کے بیٹہتا ہے اور تشہد اخیر مین متورک ہو یعنی سرین پر نشست کری اور بعد درود شریف کی دعای معروف کا استعمال کری اور ورک ایسر پر بیٹہے اور پای چپ کو اپنے نیچے سے باہر نکالی اور قدم یمنی کو کہڑا رکہے پہر بعد فراغ کے کہے السلام علیکم و رحمۃ اللہ دو بار ہر دو جانب اور اس طرح التفات کرے کہ رخسار اوس جانب کا نظر آوے اور نیت باہر آنی کی نماز سے کری اور دونون طرف سلام پہیری بہ نیت ملائکہ و مسلمین یہ ہیئت نماز منفرد کی ہی اور عماد نماز خشوع و حضور قلب ہے ہمراہ قرارت و ذکر بالفہم کے حسن بصری کہتے ہین جس نماز مین دل حاضر نہین ہوتا ہے وہ اسرع الی العقوبت ہوتی ہی اور حدیث مین آیا ہے کہ بندہ نماز پڑہتا ہے اور نہین لکہی جاتی اوس کی لیے سدس اور نہ عشر بلکہ اوتنی نماز کہی

جاتی ہے جتنی اوس نی سمجھکر پڑہی ہے

آداب امامت وقدوت کی

امام کو چاہیے کہ نماز کو ہلکا کری انس کہتی ہین ما صلیت خلف احد صلاۃ اخف ولا اتم من صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور جبتک موذن اقامت سی فارغ ہوا وصفین برابر ہو جائین تب تک تکبیر نکہے اور تکبیرات کو باواز بلند کہے اور ماموم اتنی آواز رکہے کہ خود سن لی امام نیت کری امامت کی تاکہ فضل ہاتہ آئے اگر اوس نی یہ نیت نہین کی ہے تو قوم کی نماز ہو گیی بسبب نیت اقتدا کی اور اونکو فضل قدوہ کا ملگیا اور دعاء استفتاح وتعوذ کو چپکی کہے مثل منفرد کے اور فاتحہ وسورت کو تمام نماز صبح اور دو رکعت اول مغرب وعشا مین جہر سے پڑہے اسی طرح منفرد اور آمین جہر سے کہے جہر یہ مین اسی طرح ماموں اور ماموم اپنی تامین امام کی تامین سے ملائے معانۃ تعقیباً اور امام بعد فاتحہ کے سانس لینی کو سکتہ کری اور ماموم فاتحہ کو جہر یہ مین اس سکتہ کے اندر پڑہے تاکہ امام کی پڑہنے کو سن سکی اور ماموم جہر یہ مین کوئی سورت نہ پڑہے مگر اوسی وقت کہ آواز امام کی نہ سنتا ہو اور امام رکوع وسجدہ مین تین تسبیح سی زیادہ نکہے اور تشہد اول مین اللہم صل علی محمد وعلی ال محمد پر زیادہ نکری اور دو رکعت اخیر مین فاتحہ پر اقتصار کری اور قوم پر تطویل نکرے اور نہ دعا تشہد اخیر مین قدر تشہد وصلوۃ پر زیادت کری

اور امام وقت تسلیم کی نیت سلام کی قوم پر کری اور قوم اپنی تسلیم بنیت
جواب کی کری اور بعد فراغ کی سلام سے امام ایک ساعت ٹہیری اور
لوگون کی طرف متوجہ ہو اور التفات نکرے اگر پیچہے اوسکے عورتین ہون
تاکہ اول وہ پہر کر چلی جائین اور جب تک امام نہ اوٹہی کوئی شخص قوم مین سے
نہ اوٹہی اور امام کو اختیار ہے کہ چاہے داہنی طرف پہری یا بائین طرف اور
یمین احسب ہی اور امام اپنی جان کو ساتہ دعا کی قنوت مین خاص نکری
بلکہ یون کہی اللہم اہدنا الخ اور قنوت جہری پڑہی اور قوم آمین کہی اور
ہاتہہ نہ اوٹہای کہ یہ اخبار سے ثابت نہین ہے اور ماموم بقیہ قنوت انک
تقضی ولا یقضی علیک پڑہی اور ماموم اکیلا نہ کہڑا ہو بلکہ صف مین داخل
ہو جاوے یا غیر کو اپنی طرف کہینچ لی ماموم کو بچنا چاہیے کہ افعال مین امام پر
مقدم یا مساوی ہو بلکہ یہ چاہیے کہ متاخر رہے اور رکوع کی لیے تب جہکے مگر
اوسی وقت کہ امام سر رکوع تک پہونچ جائی اور نہ سجدے کو جہکے جب تک
کہ ماتہا امام کا زمین سے نہ لگے

آداب جمعہ کی

جمعہ مومنین کی عید ہی اور ایک یوم شریف ہی کہ اللہ نے اس امت کو اوسکی
ساتہ خاص کیا ہے اس دن مین ایک ساعت مبہم ہی کوئی بندہ مسلمان
اوس ساعت کی موافق نہین ہوتا اور اسمین اپنی حاجت اوس گہڑی مانگتا

ہے لیکن امداد و حاجت اون کی اوسکو عطا کرتا ہے لہذا یہ چاہیے کہ جمعرات
سے جمعہ کی لیے طیاری کرے کپڑے نظیف ہون بسہ پہر پنجشنبہ کو بہت سی
استغفار و تسبیح کرے کہ یہ ساعت فضل مین برابر ساعات یوم الجمعہ کے
ہے اور صوم جمعہ کی نیت کرے لیکن ہمراہ شنبہ یا پنجشنبہ کی اس لیے کہ تنہا
یوم جمعہ کی صوم کی نہی آئی ہے جب صبح طالع ہو تو نہائے کہ غسل جمعہ کا
واجب ہی ہر محتلم پر یعنی ثابت موکد ہی پہر سفید کپڑے پہنے کہ یہ حب ثیاب ہے
طرف اللہ کی اور جو عطر بہتر سے بہتر موجود ہو وہ ملے اور تنظیف بدن مین
مبالغہ کرے حلق و قص و تقلیم و سواک و سائر انواع نظافت و تطییب رائحہ سے
پہر سویرے سے طرف جامع مسجد کے جائے اور آہستگی و سکینہ و وقار سے چلے
حضرت نے فرمایا ہے جو کوئی ساعت اولی مین گیا اونے گویا ایک بدنہ قربانی
کیا اور جو دوسری ساعت مین گیا گویا اونے ایک گاو قربانی کی اور جو
تیسری ساعت مین گیا اونے گویا ایک کبش قربان کیا اور جو چوتھی ساعت
مین گیا اونے گویا ایک مرغ قربان کیا اور جو پانچوین ساعت مین گیا اونے
گویا ایک انڈا قربان کیا پہر جب امام باہر نکلتا ہے تو صحیفے لپیٹ لیے جاتے ہین
اور اقلام اوٹھا لیے جاتے ہین اور فرشتے پاس منبر کے ذکر سننے کو جمع ہو جاتے
ہین کہتے ہین کہ لوگ اپنے قرب مین وقت نظر کرنے کی طرف وجہ کریم حق تعالی
کی بقدر رکوع الی الجمعہ کی ہونگے پہر جب جامع مسجد مین داخل ہو تو صف اول

طلب کری اگر لوگ فراہم ہو چکی ہون تو اون کی گردنون کو پامال کری
اور نہ اون کی سامنے سے نکلی کہ وہ نماز پڑہتے ہون بلکہ قریب کسی ستون
یا دیوار کی بیٹہہ جائے تا کہ اس کی سامنے سی لوگ گذر نکرین اور بی تحیت پڑہی
ہوئی نہ بیٹہی بہتر یہی کہ چار رکعت پڑہے ہر رکعت مین پچاس بار سورۂ اخلاص
پڑہے حدیث مین آیا ہے جو کوئی ایسا کریگا وہ نمریگا میان تک کہ اپنی جگہہ
جنت مین دیکہیگا یا کوئی دوسرا اوس کے لیی دیکہیگا تحیت کا ترک کرنا نچاہیے
اگرچہ امام خطبہ پڑہتا ہو اور سنت یہی کہ ہر چار رکعت مین سورۂ انعام
و کہف و طٰہٰ و یٰس پڑہے اگر قادر نہو تو یٰس و دخان و الم سجدہ و سورۂ ملک
پڑہی اور پڑہنا اس سورت کا شب جمعہ مین ترک نکری کہ اسمین فضل کثیر ہی
اور جو شخص کہ یہ کام اچہی طرح نکر سکی تو وہ سورۂ اخلاص و درود و خاص
اس دن مین کثرت سے پڑہے جب امام باہر آئی تو نماز و کلام قطع کر کے
جواب موذن مین مشغول ہو پہر خطبہ سنی اور اوس سی نصیحت پکڑے اور وقت
خطبہ کی بالکل بات نکری حدیث مین آیا ہے جسنے کہا اپنی صاحب سی اور امام
خطبہ پڑہتا تہا کہ چپ رہ اوسنی لغو کیا اور جسنی لغو کیا اوسکا جمعہ نہین ہے
یعنی اس لیی کہ یہ کہنا کہ چپ رہ کلام ہی لہذا یہ چاہیے کہ اپنی غیر کو اشارہ سی
منع کری نہ لفظ سی پہر امام کا مقتدی بنی جس طرح پہلے بتا دیا ہے پہر جب نماز
جمعہ سی فارغ ہو اور سلام پہیری تو بات کرنی سے پہلے سات بار فاتحہ اور

سات بار اخلاص اور سات بار معوذتین پڑھے کہ یہ اوسکو اس جمعہ سی دوسرے جمعہ تک محفوظ رکھیگا اور شیطان سی حرز مین ہوگا پھر کچھ دعا کری پھر بعد جمعہ کے دو یا چار یا چھ رکعت دوگانہ پڑھے کہ یہ سب حضرت صلعم سی حوال مختلفہ مین مروی ہین پھر مسجد مین مغرب تک یا عصر تک رہی اور ساعت شریفہ کی اچھی تاک لگائی کہ وہ ساری دن مین مبہم ہے شاید یہ اوسکو پالی اور اوس وقت اللہ کی لیے خشوع و تضرع مین ہو اور جامع کی اندر مجالس خلق و مجالس قصاص مین حاضر نہ ہوے

صدای شہرہ واعظ کہ بس بلند شدہ ۔۔۔ رہین گوشش گرانی کہ داشتم دارم

بلکہ مجلس علم نافع مین حاضر ہو کہ یہ علم تجھکو اللہ تعالیٰ جل شانہ سے خائف تر کریگا اور تیری رغبت کو دنیا مین گھٹائیگا کیونکہ جو علم انسان کو دنیا سے چھڑا کر طرف آخرت کی نلا سکی وہ سی جہل اچھو ترہے فاستعذ باللہ من علم لا ینفع **ف** کثرت دعا کی وقت طلوع و وقت زوال و وقت غروب و وقت اقامت اور نزدیک چڑہنے امام کے منبر پر اور وقت کھڑی ہونی لوگون کی نماز کو چاہیے کیونکہ ہی کہ ساعت شریفہ بعض ہین ان اوقات کے ہوا تہے مین کہتا ہون کہ مظنہ اغلب و اعلیٰ ساعت اجابت کی دو وقت ہین ایک صعود امام سی منبر پر تا سلام نماز دوم قبیل مغرب تا غروب واللہ اعلم **ف** یہ بھی جہد کری کہ بقدر مقدرت اس دن مین صدقہ دی اگرچہ قلیل ہو کہ

اس سی نماز و روزہ و صدقہ و قراءت و ذکر و اعتکاف و رباط سب مجتمع ہو جاتا
ہے اور اس دن کو منجملہ اسبوع کی خاص واسطی اپنی آخرت کے کرلی شاید
بقیہ ہفتہ کا کفارہ ہو جاوی ––

آداب صیام کی

نہ چاہیے کہ فقط رمضان کی روزون پر اقتصار کرے اور تجارت نوافل و
کسب درجات عالیہ فرادیس کو ترک کر دی پہر اوس دن صائمین
کی طرف نظر کر کے حسرت کری جس طرح کہ ایک چمکتے تاری کی طرف
دیکھتا ہے کیونکہ وہ اوس دن اعلیٰ علیین مین ہونگی ف ایام فاضلہ کی
فضل و شرف کی اخبار شاہد ہین اور اون دنون مین روزہ رکھنا موجب
جزالت ثواب کا ہے ایک یوم عرفہ ہی واسطے غیر حاجی کی دوم یوم عاشورا
ہے سوم عشر اول ذیحجہ ہی چہارم عشر اول محرم ہے پنجم رجب ہی ششم شعبان
ہے ہفتم صوم اشہر حرم یعنی ذیقعدہ و ذیحجہ و محرم و رجب ہی ایک فرد ہی اور
تین سرد یہ صوم سال تمام کی ہین اور منجملہ فضائل کے ہین رأ مہینا سو
اول و اوسط و آخر اوہی اور ایام بیض ۱۳ – ۱۴ – ۱۵ اور ہفتہ مین ایک دن
دوشنبہ کا ہی دوم پنجشنبہ کا سوم جمعہ کا ہفتہ بہر کے گناہ صوم دوشنبہ و پنجشنبہ
و جمعہ سی کفر ہو جاتی ہین اور مہینا بہر کے گناہ صوم یوم اول و یوم اوسط
و یوم آخر اوا اور ایام بیض سے مٹ جاتی ہین اور سال بہر کے گناہ صیام سے

ان ایام و اشہر مذکورہ کی مکفر ہوجاتی ہین ف جب روزہ رکھی تو یہ گمان نکری کہ روزہ عبارت ہے ترک طعام و شراب و وقاع سی فقط کیونکہ حضرت نے فرمایا ہی کہ بہت سی روزہ دار ہین جنکو کچھہ فائدہ روزی سی نہین ہے مگر بھوک و پیاس بلکہ تمام صیام یہ ہے کہ ساری جوارح کو مکروہات خدا سی روکے بلکہ یہ چاہیے کہ آنکھہ کو نظر کرنی سی طرف مکارہ کی اور زبان کو گفتگوی لاعنی سے اور کان کو محرمات کی سننے سے محفوظ رکھے سننے والا شریک گویندہ ہوتا ہے اور دو مغتاب مین سی ایک غیبت کرنے والا ہوتا ہے اسی طرح سارے جوارح کو جیسے کہ بطن و فرج کو روکتا ہے روکی خبر مین آیا ہے کہ پانچ چیزین ہین جو صائم کو مفطر کردیتی ہین کذب و غیبت و نمیمہ و نظر بشہوت اور یمین کاذبہ اور فرمایا ہے کہ روزہ سپر ہی تم مین جب کوئی روزہ دار ہو تو نہ رفث کری اور نہ فسق اور نہ جہل اور اگر کوئی آدمی اوس سے مقاتلہ کرے یا گالی دی تو کہدی کہ مین روزہ دار ہون ف پہر یہ کوشش کری کہ روزی کو طعام حلال پر افطار کری اور کثرت سی نکہاے کہ بسبب صوم کے اکل ہر شب پر بڑھجائی اور کچھہ فرق نہین ہے جبکہ پورا وتنا کہایا جسکے عادت تھی ایک بار یا دو بار ہین کیونکہ مقصود روزی سے یہی ہے کہ شہوت ٹوٹی اور قوت ضعیف ہوتا کہ تقوی پر قوت حاصل ہو اور جب وتنا کہا لیا جو فوت ہوا تھا تو تدارک مافات کرلیا اب ایسی روزی مین کیا فائدہ ہی حالانکہ

معدہ تعیین ہو گیا اسکو کوئی برتن شکم سیر سے بڑھکر دشمن نہین ہے اگرچہ
حلال سے ہو پہر حرام کا کیا ذکر ہے اور جب یہ معنی صوم کے پہچان لیے تو آپ
جہان تک ہو سکے کثرت سے روزے رکہی کہ صوم اساس عبادات و
مفتاح قربات ہی حضرت نے کہا ہے قال اللہ تعالی کل حسنة بعشر امثالہا
الی سبعمائة ضعف الا الصوم فانہ لی وانا اجزی بہ اور فرمایا ہے قسم ہے
اوسکی جسکے ہاتھہ مین ہے جان میری کہ بدبو دہن صائم کی اطیب ہے نزدیک اللہ
کے بوی مشک سی اللہ فرماتا ہے انما یذر شہوتہ وطعامہ وشرابہ من اجلی
فالصوم لی وانا اجزی بہ اور فرمایا ہی جنت کا ایک دروازہ ہی جسکو ریان کہتے
ہین داخل ہونگی اوس دروازہ سی مگر روزہ رکہنے والی اسقدر شرح طاعات
کی بدایت ہدایت سی تجھکو کافی ہی اور جب حاجت زکوۃ وحج کی ہو یا مزید
شرح نماز وروزہ کی تو اوسکو کتاب احیاء العلوم سی طلب کر اپنے یا کیمیا سعادت
سے یا بذل المنفعة وغیرہا سے

قسم دوم قول ہی اجتناب معاصی مین

دین دو نصف ہی ایک شطر ترک مناہی دوسرا شطر طاعات سو ترک مناہی
اشد ہے کیونکہ طاعات پر ہر کوئی قدرت رکہتا ہی اور ترک شہوات پر قدرت
نہین ہوتی ہی مگر صدیقین کو ولہذا فرمایا ہے المہاجر من ہجر السوء والمجاہد
من جاہد ہواہ انسان اللہ کی نافرمانی جوارح سی کرتا ہی اور یہ جوارح

ایک نعمت ہین خدا کی اور پاس آدمی کی امانت ہین سو استعانت کرنا بندہ کا اللہ کی نعمت سی اللہ کی معصیت پر نہایت کفران ہی اور خیانت کرنا امانت مین جو اللہ نے ودیعت رکھی ہے نہایت طغیان ہی یہ اعضا انسان کی رعایا ہین اب نظر کری کہ انکی رعایت کس طرح پر کرتا ہے کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ یہ ساری اعضا عرصات قیامت مین زبان طلق ذلق یعنی فصیح سے گواہی دینگے اور روس خلائق پر صاحب اعضا کو رسوا و بدنام کرینگے قال تعالی یوم تشھد علیھم السنتھم وایدیھم وارجلھم بما کانوا یعملون اور فرمایا ہے الیوم نختم علی افواھھم وتکلمنا ایدیھم وتشھد ارجلھم بما کانوا یکسبون تو اب ساری بدن کی حفاظت کرنا چاہیے خصوصًا سات عضو کی کیونکہ جہنم کی سات در ہین لکل باب منھم جزء مقسوم اور ان ابواب کی لیے متعین نہین ہے مگر وہی شخص جسنے اللہ کی نافرمانی ان سات عضو سی کی ہی اول آنکھہ دوم کان سوم زبان چہارم شکم پنجم شرمگاہ ششم ہاتھہ ہفتم پاؤن سو آنکھہ اس لیے پیدا کی گئی ہے کہ ظلمات مین اوس سی راہ پاسے ہدا اور حاجات مین اوس سی استعانت لی اور عجائب ملکوت ارض وسموات کو اوس سی دیکھی اور جو آیات اوس مین ہین اونسے عبرت پکڑی تو اب آنکھہ کو تین باتون سی محفوظ رکھی کہ وہ طرف غیر محرم کے نظر کرے یا کسی صورت نمکین کو بشہوت نفس دیکھے یا کسی مسلمان کی طرف بچشم حقارت سی نگاہ کری

یا کسی بندۂ مسلمان کی عیب پر مطلع ہوا اور کان کو اس سی نگاہ رکھی کہ وہ کسی
بدعت یا غیبت یا فحش یا خوض فی الباطل یا لوگون کی برائیان سنی اوسکو
تو اس لیے بنایا ہے کہ اللہ کا کلام یا سنت رسول اللہ یا حکمت اولیاء اللہ سنے
اور اوس سی استفادہ علم کا کرکے طرف ملک مقیم و نعیم دائم کے متوسل ہو پھر جب
اوس سی کوئی شے مکارہ مین سے سنے تو اب وہ اوسکی لیے بجائی نفع کی ضرر
ہوگئی اور جو امر سبب فوز تہا وہ سبب ہلاک ہوگیا اور یہ غایت خسران و نہایت
نقصان ہی یہ گمان کرنا نچاہیے کہ گناہ مختص بقائل ہوتا ہے نہ بہ مستمع کیونکہ حدیث
مین آیا ہے کہ ان المستمع شریک القائل وھو احد المغتابین اور زبان اسلیے
پیدا کی گئی ہے کہ اوس سی بکثرت اللہ کا ذکر اور کتاب اللہ کی تلاوت کری
اور خلق کو موجب اوسکی ارشاد فرمائی اور جو حاجات دینی و دنیاوی ضمیر مین
ہون اونکو بیان کری پھر جب استعمال اوسکا ایسی کام مین کیا جس کے
لیے وہ مخلوق نہین ہوئی ہے تو اللہ کی نعمت کا کفران کیا اور یہ زبان انسان
کی سب اعضا مین سی لسان اور سائر خلق پر اغلب ہے ولا یکب الناس فی النار
علی مناخرھم الا حصائد السنتھم تو اب اسپر نہایت قوت کی ساتھ غالب ہونا
چاہیے تاکہ یہ قعر جہنم مین اوندہے منہ نہ ڈالی حدیث مین آیا ہے کہ مرد ایک کلمہ
کہتا ہی کہ اپنی یارون کو اوس سی ہنسائی اوس کلمہ کی سبب سی قعر جہنم مین ستر
برس تک گرتا چلا جاتا ہی حضرت کی وقت مین ایک شخص معرکہ مین شہید ہوا ایک

کہنی والی نی کہا تجہکو جنت مبارک ہو فرمایا توفی کہان سی جانا شاید اوس نی کلام
لایعنی کیا ہو اور بخل غیر منغنی بجالایا ہو تو اب زبان کو آٹھہ چیزون سی محفوظ
رکہنا چاہیے اول کذب زبان کو جد و ہزل مین دروغ سی بچای اور نفس کو
عادت کذب کی نڈالی کہ ہزل مین جہوٹ بولنی سی جد مین بہی جہوٹہہ بولنی
لگتا ہی کذب ہزل داعی طرف کذب جد کی ہوتا ہی اور کذب امہات کبائر
سے ہے پہر جب آدمی جہوٹا مشہور ہو جاتا ہے تو اوسکی عدالت ساقط ہو جاتی
ہے اور اوسکی بات مانی نہین جاتی اور نگاہون مین حقیر ہو جاتا ہے تو اگر
یہ چاہی کہ اپنی نفس کا قبح کذب پہچانی تو اپنے غیر کے کذب کی طرف نگاہ کر
اور اپنی نفس کی نفرت اوس سی اور کاذب کا استحقار نزدیک اپنی اور استقباح
اوس کی دروغگوئی کا دیکہہ اسی طرح اپنے ساری عیوب نفس مین کر کیونکہ
تجہے عیوب اپنی نفس کی معلوم نہین ہین بلکہ غیر کے عیوب معلوم ہین سو جس
چیز کو تو غیر سی قبیح جانی سمجہہ لی کہ غیر بہی تجہسے اوس شے کو قبیح جانتا ہی لامحالہ
تو اپنی نفس کے لیے اوس عیب پر راضی نہو دوم خلف وعدہ ہی کسی سی وعدہ
کر کی خلاف نکری بلکہ یہ چاہیے کہ لوگون سی ب کہے سنے احسان کری یعنی
فعل بلا قول ہو پہر اگر طرف وعدہ کی مضطر ہو تو ہرگز خلاف اوس کی نکری مگر
عجز یا ضرورت سی کہ یہ خلف منجملہ امارات نفاق اور خباثت اخلاق کے ہی حضرت
نے فرمایا ہی ثلاث من کن فیہ فھو منافق وان صام وصلی من اذا حدث کذب

واذا وعد اخلف واذا ائتمن خان سوم حفظ زبان ہی غیبت سی غیبت بھی
زنا سی حالت اسلام مین سخت تر ہے خبر مین اسی طرح آیا ہے معنی غیبت کی
یہ ہین کہ کسی انسان کا ذکر اس طرح کرے کہ اوسکو برا لگی اگر وہ سن پاوی تو
ظالم ہی منتاب ہوا اگرچہ سچا ہو اور غیبت قرار مرائین یعنی علمار ریاکار سے
دور رہے کہ تفہیم مقصود کی بغیر تصریح کے کرے اور کہے اصلحہ اللہ فقد
اسآئنی وغمنی ما جری علیہ فنسال اللہ ان یصلحنا واباہ کہ اسمین دو امر
خبیث جمع ہوتی ہین ایک غیبت کہ اوسی سی تفہیم حاصل ہوا دوسرے تزکیہ نفس
اور ثنا اوسپر ساتھہ تحرج وصلاح کی ولکن اگر مقصود اس کلمہ اصلحہ اللہ سے
دعا ہے تو یہ دعا چپکے سی خلوت مین کی ہوتی اور اگر اوس کی سبب سی غم ہوتا
تو اس کی علامت یہ تھی کہ اوسکو رسوا نکرتا اور اوسکی نہایت کہلم کہلا نکرتا جب
انہا غم کا اوسکی عیب پر کیا تو غیبت ظاہر کی غیبت سے زجر کرنی مین یہ قول
اللہ تعالیٰ کا بس کرتا ہے ولا یغتب بعضکم بعضا ایحب احدکم ان یاکل لحم
اخیہ میتا فکرہتموہ اللہ نے تشبیہ منتاب کی ساتھہ مردار خوار کے دی ہی تو آپ
یہی لائق ہے کہ غیبت سی احتراز کری غیبت مسلمین سی اگر سوچی تو یہ امر لازم ہی
کہ انسان اپنی نفس مین نگاہ کری کہ اوسمین کوئی عیب ظاہر یا باطن کا ہے اور
کوئی معصیت سر پا چہرہ مین کرتا ہی پہر جب پہچان لی کہ ان ایسا ہے تو جانے کہ
عجز و عذر اوس شخص کا تجہ سی اس عیب کی جسکی نسبت اسی طرف اوسکی کی ہی

مثل اسکی عجز و عذر کی ہی اور جس طرح یہ اپنی رسوائی اور ذکر عیوب کو برا
جانتا اور ناگوار رکہتا ہی اسی طرح وہ بہی مکروہ رکہتا ہے پہر اگر اسنی اوسکی
عیب کو مستور رکہا تو اللہ اسکی عیب کو مستور رکہیگا اور اگر نہ کہا بلکہ اوسکو رسوا
کر دیا تو اللہ اسپر ایسی ہی تیز زبانین مسلط کریگا جو پردہ اسکی آبرو کا دنیا مین
پہاڑ ڈالین کی اور پہر آخرت مین جدا گانہ فضیحت کریگا روس خلائق پر دن
قیامت کی نسأل اللہ العافیۃ اور اگر اسنی طرف اپنی ظاہر و باطن کی نظر کی اور
کسی عیب پر مطلع ہوا اور کوئی نقص دین و دنیا مین پایا تو اب جانلی کہ جہل
اوسکا ساتہہ عیوب نفس کی اقبح انواع حماقت ہی اور حمق سے اعظم تر کوئے
عیب نہین ہوتا ہی اگر اللہ تعالی اوسکی ساتہہ ارادہ خیر کا کرتا تو اوسکو اوسکی
عیوب نفس کا بصیر کر دیتا یہ رویت اوسکی اپنی نفس کو بچشم رضا ایک نہایت
درجہ کی غباوت و جہالت ہی پہر اگر وہ اپنی اس گمان مین سچا ہے تو چاہیے
کہ اللہ کا شکر بجا لائی اور اس نعمت کو لوگون کی سبب سی یعنی اون کی
عیب جوئی و غیبت سی فاسد نکری اور اونکی آبرو مین متمضمض ہو کہ یہ خود
ایک اعظم عیوب ہی چہارم مراء و جدال و مناقشہ ہی لوگون سی کلام مین
اسمین مخاطب کو ایذا دینا اور اوسکی تجہیل کرنا اور اومین طاعن ہونا اور اپنی
نفس پر ثنا کرنا اور اپنا تزکیہ کرنا ساتہہ مزید فطنت و علم کے ہی پہر مشوش عیش
بہی ہی کیونکہ جس کسی سفیہ سی مماراۃ کریگا وہ سفیہ اسکو ایذا پہونچائیگا اور اگر کسی

حلیم سی یہ جہگڑا ہوگا تو وہ اس سی کینہ رکہیگا حالانکہ حضرت نے فرمایا ہی من
ترك المراء وهو مبطل بني الله له بيتا في ربض الجنة ومن ترك المراء وهو
محق بني الله له بيتا في اعلى الجنة اور نہ جانی کہ مین شیطان یہ فریب دے
اور کہی کہ تو اظہار حق کر اور مداہن نہو کیونکہ شیطان حمقی کو طرف شر کے
معرض خیر مین لا کہینچتا ہے سو قصہ شیطان نے دی کہ وہ اس سی مسخر اپنی کیا کر
ظاہر کرنا حق کا اچہا ہے لکن اوس شخص سے جو اوس کو قبول کرے اور
بطریق نصیحت کے خفیہ ہو نہ بطریق مارات کی نصیحت کی لیی ایک صیغہ ہوتی
ہے اور اوس مین حاجت طرف تلطف کی ہے ورنہ یہہ فضیحت ہے اور فساد
اس نصیحت کا صلاح سی اکثر ہوگا فائدہ جو شخص متفقہ عصر سی مخالطت کریگا
اوس کی طبیعت پہ جدال و مرا ضروری غالب ہوگا اور اوسکو خاموشی
مشکل ہوگی کیونکہ علما سو اس بات کا اقرار کرتی ہین کہ فضل یہی ہی اور محاج
و مناقشہ مین قدوہ ہونا یہی ہیچ ہی سو ایسے لوگون سی اس طرح بہاگی جس طرح
کہ شیر سی بہاگتی ہین یہ مراد نزدیک اسد و خلق کی سبب مقت ہوتا ہی تحسیم
تزکیہ نفس ہی اسد تعالی نی فرمایا ہی فلا تزکوا انفسکم هو اعلم بمن اتقی
بعض حکما سی کہا تہا کہ صدق قبیح کیا ہے کہا اپنی آپ ثنا و صفت کرنا سو
اسکی عادت نکری اور جان لی کہ اس سی قدر اوسکی نزدیک لوگون کے
کہٹ جاتی ہی اور سبب مقت کا نزدیک اسکی ہوتا ہی اور جب یہ بات جانی گی

ثنا کرنا اوسکا اپنی نفس کو بھلا ویسکی قدر کو نزدیک غیر کی نہین بڑھاتا ہی تو دیکھ
اقران کی طرف دیکھی کہ جب وہ اپنے نفس پر ثنا بفضل وجاہ و مال کرتی
ہین تو کیونکر دل اسکا اونپر انکار کرتا ہے اور طبیعت اسکی اوس ثنا کو نہین
اوٹھاتی اور کس طرح اس بات پہ ثنا اونکی مذمت کرنی لگتا ہی جبکہ اونسی
جدا ہوتا ہے سو جان لی کہ وہ لوگ بہی اسکو اپنی دلون مین مذمت کرتی
ہین جبکہ اپنی نفس کا تزکیہ کرتا ہی اور جب اونسی جدا ہوتا ہی تو وہ بہی اوٹھا
اس امر کا اپنی زبانون سی کرنے لگتے ہین ششم لعن ہی کسی شی پر اللہ کے
مخلوق مین سی حیوان ہو یا طعام یا انسان بعینہ لعنت کرنا بچنا ہیے اور کسی
اہل قبلہ پر شرک یا کفر یا نفاق کی قطعاً گواہی ندی کیونکہ سرائر پہ اللہ تعالی ہی
مطلع ہی پہر درمیان عباد و اللہ تعالی کی کیون دخل ہو فائدہ قیامت کے
دن کسی سے یہ نہین کہا جائیگا کہ تو نی فلان کو کس لیی لعنت نہین کی
اور تو کیون خاموش رہا بلکہ اگر ساری عمر ابلیس کو بہی لعنت نکریگا اور اپنی
زبان کو اوس کی ذکر مین مشغول نفرمائیگا تب بہی یہ سوال نہوگا اور نہ قیامت
کی دن یہ مطالبہ کیا جائیگا ہان اگر کسی پر خلق خدا سے لعنت کریگا تو اسکا مطالبہ
ہوگا سو کسی شی کی مخلوق خدا مین سی مذمت کرنا بچنا ہیے حضرت صلعم ذم طعام
روی ہی کبہی نکرتی بلکہ اگر کسی شے کو جی چاہتا تو کہاتی ورنہ چہوڑ دیتی ہفتم
بد دعا کرنا ہی خلق پر زبان کو اس سی بچا اور کبہی کسی پر خلق خدا سی بد دعا کرے

اگرچہ اوسنی اسپر ظلم کیون کیا ہو مگر اوسکی امر کو حوالہ خدا کری حدیث مین آیا ہے
کہ مظلوم بد دعا کرتا ہی ظالم پہ یہان تک کہ اوسکا بدلا لیلیتا ہی پہر ظالم کو اوسپر
فضیلت ہوتی ہی وہ اوسکا مطالبہ اوس سی دن قیامت کی کرتا ہی حکایت
بعض لوگون نی حجاج پہ زبان درازی کی تہی بعض سلف نی کہا اللہ تعالی
حجاج کا انتقام لیگا اوس شخص سے جسنے اپنی زبان سی حجاج کا تعرض کیا ہی
جسطرح کہ مظلوم کا انتقام حجاج سی لیگا ہشتم مزاح وتمسخر و استہزا کرنی ساتہہ
لوگونکی سو زبان کو جد و ہزل مین اس سی نگا در کہی کہ ریزندہ آبرو و مسقط
مہابت اور مستجر وحشت و موذی قلوب ہی مبدء لجاج وغضب و تصادم و غرس
حقد فی القلوب ہی ہنسی سہنا دل کی مسخرا پن ہی تو ایسی سی مزاح کرنا نچاہیے
اور اگر اس سی مزاح کرین تو جواب ندی بلکہ اعراض کری حتی ہی صنا فی
حدیث غیرہ اور اون لوگون مین سی ہو جاوی جنکی حق مین اللہ تعالی نی فرمایا ہے

وإذا مروا باللغو مروا كراما

اگر من ناجوانمردم بہ کردار	تو بر من چون جوانمردان گذر کن

یہ مجامع آفات زبان ہین اسپر اعانت نہین کرتی مگر عزلت و ملازمت صمت
مگر بقدر ضرورت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنی دہن مین سنگریزہ رکہتے
تاکہ بات کرنی سی روکی اور بغیر ضرورت کلام نکرین اور اپنی زبان کی طرف
اشارہ کرکے کہتی ہذا الذی اوردنی الموارد کاتب اہل حکمت نی کہا ہے کہ

اللسان جرمہ صغیر و جرمہ کبیر سو اس زبان سی احتراز کری کہ اسباب ہلاک
دنیا و آخرت مین یہی زبان ہی رہا تکلم سو اوسکو تناول حرام و شبہہ سی بچائی
اور طلب حلال پر حریص ہو پہر جب حلال ملی تو یہ حرص کری کہ سیر شکمی سے
کمتر پر اقتصار کری کیونکہ شبع دل کو سخت اور ذہن کو فاسد اور حفظ کو باطل
اور اعضا کو عبادت و علم سی ثقیل کر دیتا ہے اور شہوات کو قوی کرتا ہی اور
جنود شیاطین کا ناصر ہوتا ہے اور پیٹ بہر کر حلال کہانا سبب ہی ہر شر کا پہر
حرام کا کیا ذکر ہی اور طلب کرنا حلال کا فرض ہی ہر مسلمان پر اور عبادت و علم
ہمراہ اکل حرام کی مثل بنیاد کی ہی سرگین پر جیسی کی نی سال بہر مین ایکبار [illegible]
کرتی پر قناعت کی اور رات دن مین دو نان خشکار پر قانع رہا اور لذیذ کو ساتھ
عمدہ سالن کی چہوڑ دیا تو حلال سی بقدر کفایت لیگا او حلال بہت ہی اور یہ
کچہہ ضرور نہین ہی کہ انسان باطن امور کا تیقن کری بلکہ واجب اسی قدر ہی کہ
جسکا حرام ہونا معلوم ہی اوس سی محترز رہے یا جسکی نسبت گمان حرام ہونیکا
ہو کسی علامت ناجزہ مقترن بالمثال سی اوس سی بچی سو معلوم تو ظاہر ہی اور
مظنون بعلامت مال سلطان و عمال سلطان ہی اور مال اوس شخص کا ہی
جسکا کوئی کسب نہین ہی مگر نیاحت یا بادہ فروشی یا سود خواری یا مزامیر یا
سوا اسکی اور آلات حرام یہانتک کہ جس کسی شخص کی نسبت یہ بات معلوم ہو کہ
اکثر مال اوسکا حرام ہی قطعاً تو اب جو کچہہ اوسکی ہاتہہ سی یہ لیگا اگرچہ ممکن ہی کہ

حلال ہونا درا لکن وہ حرام ہی ایسا ہی کہ غالب جلی الظن یہی ہی اور منجملہ حرام محض
کی کہانا مال اوقات کا ہی بغیر شرط واقف کی سو
فقیہ مدرسی دی مست بود فتوی داد   کہ می حرام ولی بہ ز مال اوقاف است
اب جو کوئی مشتغل بفقہ نہین ہی اور وہ مدارس سی اخذ کرتا ہی تو یہ حرام ہے
اور جسنی کوئی معصیت کی ہی جسکی سبب سی اوسکی شہادت رد ہوئی تو اب جو
کچہ وہ نام صوفیہ سی منجملہ وقف وغیرہ کی لیتا ہی وہ حرام ہی ذکر مداخل حرام
حلال وشبہات کا کتاب بفروعین کتاب احیاء العلوم سی کیا گیا ہی اس مسئلہ کو
وہان سی طلب کری کیونکہ معرفت حلال اور حرام کی اور طلب کرنا حلال کا ہر
مسلمان پر فرض ہی مثل نماز پنجگانہ کی انتہی منجملہ مداخل حرام کی ایک وہ مال ہے
جو بذریعہ اخبار وحواب کذائیہ مروجہ حال کی اکتساب کیا جاتا ہی اسکی حرمت
یقینی ہی بیشتبہ رسالہ سعۃ المجال اس باری مین قابل مطالعہ ہی پس ہرگز
سو اوسکو ہر حرام سی بچانا چاہیے اور ایسا ہو جاوی جیسا اللہ نی فرمایا ہی والذین ہم
لفروجہم حافظون الا علی ازواجہم او ما ملکت ایمانہم فانہم غیر ملومین
اور کوئی حفظ فرج کو نہین پہونچ سکتا ہی مگر جب ہی کہ آنکہ کو نظر سی اور دل کو
فکر سی اور پیٹ کو شبہہ اور شکمی سی نگاہ رکہے کیونکہ یہ چیزین محرکات ومنابع
شہوت ہین اب باقی رہے دونون ہاتہ سو اون کو محفوظ رکہے اس سی کہ
کسی مسلمان کو انسی ماری یا مال حرام کو اونسے لیوی یا کسی کو خلق خدا مین سے

ایذا دی یا کسی امانت کو خیانت کری یا کوئی ودیعت لی یا ایسی چیز لکھے
جسکی ساتھہ نطق ناجائز ہی کیونکہ قلم احد اللسانین ہی سو جس سی حفظ لسان چاہیے
اوس سی قلم کو بھی محفوظ رکھی اور دونون پاؤن کی حفاظت کری اس سی کہ
وہ طرف حرام کی چلین یا دروازہ کسی بادشاہ ظالم کی جائے کیونکہ جانا طرف
سلاطین ظلمہ کی بغیر ضرورت وارہاق کی معصیت کبیرہ ہی اسلیے کہ اسمین تواضع
کرنا ہی واسطی اونکی اور اکرام کرنا ہے اونکی ظلم پر اور اللہ نی حکم کیا ہے کہ
ظالمون سی اعراض کرو ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار اور اگر یہ جانا
اسلیے ہی کہ اونسی مال طلب کری تو یہ سعی ہی طرف حرام کی اور حضرت نی فرمایا
ہے من تواضع لغنی صالح ذھب ثلثا دینہ یہ ارشاد حق مین تونگر نیکوکار کے
ہی پھر تونگر ستمگار کا کیا ذکر ہی وعلی الجملہ انسان کی حرکات وسکنات ایک
نعمت ہی اللہ کی نعمتون مین سی تو ایک سی شی کو اونمین سی ہرگز اللہ کی معصیت
مین حرکت دینا نچاہیے بلکہ استعمال اونکا طاعات خدا مین کری اگر اسمین کوتاہی
ہوگی تو اوسکا وبال پڑیگا اور اگر اسپر کمر باندہیگا تو اوسکا ثمرہ حاصل ہوگا
اللہ تعالی اس سی اور اس کی عمل سی غنی ہے اور ہر نفس اپنی کمائی مین گرفتار ہے

گندم از گندم بروید جو زجو | از مکافات عمل غافل مشو

ف یہ ہرگز کہنا نچاہیے کہ اللہ غفور رحیم ہی گناہگارونکی گناہ بخشتا ہے
کیونکہ یہ ایک کلمہ حق ہی جس سی باطل کا ارادہ کیا گیا ہے اور کہنے والا اسکا ملقب

بحماقت ہی یہ لعب خود حضرتؐ نی اوسکو وایسی چنانچہ فرمایا ہی الکیس من دان
نفسہ وعمل لما بعد الموت والاحمق من اتبع نفسہ ھواھا وتمنی علی اللہ الامانی
نیز یہ قول اوس شخص کا ساہے جو چاہتا ہے کہ علوم دین مین فقیہ ہو جاے
حالانکہ وہ مشتغل بطالت ہی اور کہتا ہی کہ اللہ کریم رحیم ہے اور قادر ہی اس
بات پر کہ میری دل پر افاضہ علوم کا کری جس طرح کہ انبیا اور اولیاء کی دلونپر
کیا تھا بغیر جہد و تکرار و تعلق کی اور یہ قول اسکا اوس شخص کا سا قول ہے جو
طالب مال ہی اور حراثت و تجارت و کسب کو چھوڑکر معطل بیٹھا ہے اور
کہتا ہی کہ اللہ کریم و رحیم ہے اور اوسکی لیی خزاین آسمان و زمین ہین اور
وہ قادر ہے اس بات پر کہ مجھے ایک کنز پر کنودسی مطلع کردے جس کے
سبب سی مین کسب سی بی نیاز و غنی ہوجاؤن کیونکہ یہ کام اونکی ساتھ
بعض جاوا ہے کی کیاہے سو جو کوئی ان دونون شخصون کا کلام سنیگا
وہ اونکو احمق کہیگا اور مسخریہ کریگا اگرچہ وہ اللہ کی وصف کرنی مین ساتھ
اس کرم و قدرت کی سچی ہین اسی طرح اس شخص پر ارباب بصائر فی الدین
مضحکہ کرتی ہین جبکہ وہ بغیر سعی و جہد کی طلب مغفرت کرتا ہے حالانکہ اللہ تعالی
نی فرمایا ہے وان لیس للانسان الا ما سعی اور فرمایا ہے انما تجزون ما کنتم
تعملون اور فرمایا ہے ان الابرار لفی نعیم وان الفجار لفی جحیم سو جس طرح آدمی سعی
کرنی کو طلب علم و مال مین باعتماد کرم خدا ترک نہین کرتا ہی اسی طرح یہ چاہیے

کہ تزود للاخرۃ کو بھی ترک نکری اور سست نہو کیونکہ رب دنیا و آخرت کا ایک ہے اور وہ کریم و رحیم ہے یہان اور وہان اسکی طاعت سی کچھ کرم اوسکا نہین برہتا ہے اوسکا کرم تو یہی ہی کہ وہ اسکی لیی طریق وصول کا طرف ملک مقیم مخلد کی بسبب صبر کی ترک شہوات پر ایام قلائل ہین آسان و سہل کردے کہ یہ نہایت درجہ کا کرم ہی اب نچاہیے کہ اپنے نفس کو تہدیات طالبین کی حلیہ کرے ملکہ مقتدی اہل عزم و نہی کا انبیاء و صالحین سی بنی اور یہ طمع نرکہے کہ جو ہو یا نہین ہے ہین اوسکو درو کردونگا کاش جنسے نماز پڑہی ہی اور روزہ رکہا ہی اور جہاد کیا ہی اور دور تا رہا ہے کہین اوس کی بخشش ہو جائی لیے حال ہے اوس شخص کا جس سی حفاظت جوارح ظاہرہ کی کرنا چاہیے اور اعمال ان جوارح کی صفات قلب سی مترشح ہوتی ہین سو جو کوئی یہ چاہے کہ اپنی جوارح کو محفوظ رکہی و سپر پاک کرنا دل کا لازم ہی اور مراد اس تطہیر سے اختیار تقوی ہے اور دل ایک مضغہ ہی کہ جب وہ درست ہو جاتا ہے تو سارا بدن درست ہو جاتا ہے اور جب وہ بگڑ جاتا ہی تو سارا جسد بگڑ جاتا ہی سو صلاح قلب مین مشغول ہو تا کہ اوسکی وجہ سی ساری جوارح صالح ہو جائین

قول بیان مین معاصی قلب کے

صفات مذمومہ دل مین بہت ہین اور تطہیر قلب کی اون رذائل سی طویل ہے اور طریقہ علاج کا اوسمین غامض ہی اور اس علاج کا علم و عمل بالکل مندرس

جوارح بکار سو کیسا ہو اور صفات

ہو گیا ہی کیونکہ خلق اپنی انفس سی غافل اور زخارف دنیا میں مشتغل ہے
اسکا استقصار کتاب احیاء العلوم میں کیا گیا ہے ربع مہلکات و ربع منجیات مین
انتہے اور بیشے بیان ملسکا کتاب لسان العرفان الناطق بما یہلکہ الانسان مین
کیا ہی اس جگہ فقط تین خبائث قلب سی تحذیر کی جاتی ہے اس لیی کہ یہی ہر
خبائث منفقہ عصر یغالب وچیرہ دست مین ان سی حذر کرنا چاہیے کہ یہ فی
انفسہا مہلکات ہین اور خبائث ماسوا کی لیی امہات ہین حسد و ریا و عجب ۔
یہ چاہیی کہ تطہیر قلب مین ان خبائث سی خوب کوشش کری جب انپر قدرت
ہو جائیگی تو کیفیت حذر کی بقیہ خبائث قلب سی منجملہ ربع مہلکات کی معلوم ہو جائیگی
اور اگر اس سی عاجز رہا تو اسکے غیر سی عاجز تر ہوا اور یہ گمان نکرنا چاہیے کہ تو
بسبب نیت صالحہ کی تعلم علم مین سلامت رہیگا اور تیرے دل مین کوئی
شی حسد و ریا و عجب کی وجود ہے حضرت نی فرمایا ہے ثلث مہلکات شح مطاع
وھوی متبع واعجاب المرء بنفسہ

بیان حسد کا

حسد اسی شح سی منشعب ہوتا ہی کیونکہ بخیل وہی شخص ہی کہ جو اسکی ہاتھ مین ہے
وہ غیر کو نہین دیتا اور شحیح وہ شخص ہی جو اسکی نعمت مین بخل کرتا ہے حالانکہ
وہ نعمت اسکی خزائن قدرت مین سے ہے نہ اس شخص کے خزائن مین اسنے
اپنی بندونپر اوسکا انعام کیا ہی تو شحیح اس شخص کا بخل سے بڑھکر ہے اور

حسود وہ ہی جسپر اللہ کا انعام کرنا اپنی خزائن قدرت سی کسی اپنی بندے پر منجملہ عباد کی ناگوار و شاق گذرتا ہے خواہ وہ انعام علم کا ہو یا مال کا یا محبت کا دل مین لوگون کی یا کسی اور حظ کا منجملہ حظوظ کی یہان تک کہ وہ یہ چاہتا ہے کہ نعمت مذکور اوس سی زائل ہو جائی اگرچہ اس زوال سی کوئی سی مصلحت بہی حاسد کو حاصل نہو ؎

شادم کہ از رقیبان دامن فشان گذشتی　　گو مشت خاک ما ہم برباد رفتہ باشد

سو یہ انتہا درجی کا خبث ہی ولہذا حضرت صلعم نی فرمایا ہی الحسد یاکل الحسنات کما تاکل النار الحطب حسود ایک ایسا معذب غیر مرحوم ہی کہ ہمیشہ عذاب الم مین اندر دنیا کی رہتا ہے کیونکہ دنیا کبہی خلق کثیر سی جو کہ اوس کی اقران و اماثل یا نظرا و معارف ہین خالی نہین رہتی ہے جنپر کہ اللہ نی کوئی انعام علم یا جاہ یا مال کا کیا ہی سو حسود لایزال ایک عذاب الم فی الدنیا مین مرتی دم تک رہتا ہی ولعذاب الاخرۃ اشد واکبر سعدی علیہ الرحمہ نی کیا خوب کہا ہے

توانم آنکہ نیازارم اندرون کسی　　حسود را چہ کنم کو ز خود برنج درست
بمیر تا برہی ای حسود کین رنجیست　　کہ از مشقت او جز بمرگ نتوان رست

بلکہ کوئی بندہ حقیقت ایمان تک نہین پہونچتا ہے جب تک کہ واسطی سائر مسلمین کے وہ امر دوست رکہی جو کہ اپنی نفس کی لیے دوست رکہتا ہی بلکہ زیبا یہ ہے کہ سرا و ضرا مین مساوی اونکی رہے اس لیے کہ مسلمین مثل ایک بنیان کی ہین

کہ بعض بنیاد بعض کو مضبوط کرتی ہی اور مانند ایک جسد کی ہین کہ جب ایک عضو
شاکی ہوا تو سارا تن بدن دکھہ گیا اب اگر کوئی یہ حالت اپنی دل مین نہین
پاتا ہی تو اشتغال کرنا اوسکا طالب تخاص مین اس ہلاک سی لاہم تر ہی نسبت
مشتغل ہونی کی ساتہہ فروع علم و نوادر خصومات وغیرہا کی

بیان ریا کا

یہ ریا شرک خفی ہی اور منجملہ دو شرک کی ایک شرک ہی یہ عبارت ہی اس سی کہ تو
خلق کی دلون مین طالب منزلت ہو تا کہ اس ذریعہ سی جاہ و حشمت تیری
ہاتہہ آئی سو یہ حب جاہ منجملہ ہوی متبع کے ہی اسی مین بی حساب لوگ ہلاک
ہوگئی ہین وما اہلک الناس الا الناس لوگ اگر سچ مچ انصاف کرین تو یہ بات
جان سکتی ہین کہ اکثر یہ علوم و عبادات جنہین کہ وہ مشغول ہین بجز جاہ کی اعمال
عادات کی حامل نہین ہین مرآت مردم ہی اور یہ مرآت محبط اعمال ہی جس طرح
حدیث مین آیا ہی کہ شہید کو دن قیامت کی حکم دوزخ مین ڈالنی کا ہوگا وہ کہیگا
ای رب مین تیری راہ مین شہید ہوا ہون اللہ تعالی فرمائیگا تونی یہ ارادہ کیا
تہا کہ یون کہا جاوی کہ فلان شجاع یعنی بہادر ہی سو یہ کہا گیا اور یہی تیرا اجر ہی
اسی طرح عالم و حاج و قاری سی کہین گی

بیان عجب و کبر و فخر کا

یہ دا ر عشال نظر کرنا ہی بندہ کا طرف اپنی نفس کی بچشم عزت و استعظام اور طرف

غیر کی بچشم احتقار و احتقار اور نتیجہ اسکا زبان پر یہ ہی کہ یون کہی انا وانا جسطرح
کہ ابلیس لعین نے کہا تہا انا خیر منہ خلقتنی من نار و خلقتہ من طین اور ثمرہ
اس عجب کا مجالس مین ترفع و تقدم و طلب التصدر ہے محاورہ مین اور عار
کرنا اپنی کلام کی رد ہونے سے اور متکبر وہ شخص ہے کہ جب اوسکو وعظ کرو
تو ناک چڑہاوی اور جب خود واعظ ہو تو سخت سست سنائی سو جو کوئی شخص
اپنی نفس کو کسی خلق خدا سے بہتر دیکہتا ہے وہ متکبر ہی بلکہ یہ جاننا چاہیے کہ
بہتر وہ ہے جو نزدیک اللہ کی دار آخرت مین بہتر ٹہیرے اور یہ ایک امر غیب
ہے اور موقوف ہی خاتمہ پر پس یہ اعتقاد انسان کا اپنی حق مین کہ مین اپنی غیر
سے بہتر ہون جہل محض ہے بلکہ لائق یہ ہے کہ نظر نکری طرف کسی کی لیکن یہ
دیکہی کہ وہ مجہسے بہتر ہی اور اوسی کو مجہپر فضل ثابت ہی مثلاً اگر صغیر کو دیکہی
کہے کہ اسنے اللہ کی معصیت نہین کی ہی اور مینے اوسکی معصیت کی ہے تو بیشک
یہ مجہسے بہتر ہی اور اگر کبیر کو دیکہے تو کہے کہ اسنے مجہسے پہلی اللہ کی عبادت کی
ہے تو بیشک یہ مجہسے بہتر ہی اور اگر ہمعمر دیکہے تو کہے کہ مجہے اسکے گناہون کا
حال معلوم نہین ہی اور اپنے گناہ معلوم ہین تو یہ مجہسے بہتر ہے پہر اگر وہ شخص
عالم ہی تو یہ کہے کہ جو اسکو عطا ہوا ہے وہ مجہکو عطا نہین ہوا اور جس درجے تک
یہ پہونچا ہی وہان تک مین نہین پہونچا اور جو مجہسے مجہول ہی وہ اسکو معلوم ہے
تو مین کسطرح مثل اسکی ہو سکتا ہون اور اگر وہ شخص جاہل ہی تو یہ کہی کہ اسنے اللہ کی

نافرمانی جہل کی راہ سی یعنی نادانستہ کی ہی اور مینے عصیان اللہ کا علم سی
یعنی دیدہ و دانستہ کیا ہی تو اللہ کی حجت مجہپر ہو گی درت ب اور مین نہین جانتا
کہ میرا خاتمہ کس حال پر ہو اور اوسکا خاتمہ کیونکر ہو اور اگر وہ شخص کافر ہے تو
یہ بہی مین نہین جانتا کہ شاید وہ اسلام لی آئی اور اوسکا خاتمہ عمل خیر پر ہو
اور بسبب اسلام کی اپنی گناہون سی ایسا نکلجای جسطرح کہ آٹی سی بال نکلجاتا ہی
رہا مین سو عیاذاً باللہ شاید اللہ مجہکو گمراہ کردی اور مین کافر ہوجاؤن اور میرا
خاتمہ عمل شر پر ہو تو پہر وہ شخص کل کی دن مقربین مین ہوگا اور مین معذبین
مین ہونگا سو یہ کبر دل سی نہین نکلتا ہی مگر اسی طرح کہ یہ بات جانلی کہ کبیر وہی ہے
جو اسکی نزدیک کبیر ہی اور یہ امر موقوف ہی خاتمہ پر اور خاتمہ مشکوک فیہ ہے
سو یہ خوف خاتمہ کا ہر اونشاک کی تکبر کرنی سی عباد اللہ پر مشغول کردیتا ہے حال کا
یقین و ایمان کچہہ مناقض تجویز تغیر فی الاستقبال کی نہین ہی کیونکہ اللہ مقلب القلوب
ہے جسکو چاہے ہدایت کری جسکو چاہے گمراہ کری اخبار ذم حسد و کبر و ریا و عجب
مین بکثرت آئی ہین لیکن اس جگہہ ایک ہی حدیث جامع کفایت کرتی ہی

حدیث ابن مبارک نی باسناد خود ایک مرد سی روایت کیا ہی کہ اوسنی
معاذ سی کہا کہ مجہے وہ حدیث سناؤ جو تم نی حضرت صلعم سی سنی ہو معاذ رونی لگی
یہانتک کہ مینی گمان کیا کہ وہ چپ نہونگی پہر چپ ہوی اور کہا مینے حضرت کو سنا
فرماتی تہی ای معاذ مین تجہسی ایک حدیث بیان کرتا ہون اگر تو اوسکو یاد

کر رکھیگا تو وہ حدیث نزدیک اللہ کی تجھکو نفع دیگی اور اگر تو اوسکو ضائع کردیگا اور
یاد نہ رکھیگا تو حجت تیری دن قیامت کی نزدیک اللہ کے منقطع ہوجائیگی یا معاذ
اللہ نے سات فرشتے پیدا کیے ہین آسمانون اور زمین کی پیدا کرنے سے پہلے پھر
ہر آسمان کے لیے اون سات آسمانون مین سے ایک فرشتہ دربان مقرر کیا ہے جب
حفظہ عمل بندے کا صبح سے تا شام لیکر اوپر چڑھتے ہین تو اوس عمل کا نور سورج کا سا
نور ہوتا ہے یہانتک کہ جب آسمان دنیا پر چڑھتے ہین تو اوس عمل کو نیک و کثیر
بتاتے ہین تب وہ فرشتہ جو دربان آسمان کا ہے ان حفظہ سے یہ کہتا ہے کہ اس
عمل کو منہ پر اوسکے صاحب کے مارو مین صاحب غیبت ہون مجھکو میرے رب نے حکم دیا
ہے کہ مین اوس شخص کے عمل کو جو لوگون کی غیبت کیا کرتا ہے نہ چھوڑون کہ مجھسے
تجاوز کرکے طرف میرے غیر کی جاوے فرمایا پھر حفظہ کوئی عمل صالح اعمال عبد سے لیکر
اوسکا تزکیہ و تکثیر کرتے ہین یہانتک کہ دوسرے آسمان تک لے پہونچتے ہین
وہانکا فرشتہ موکل کہتا ہے ٹھیرو اور اس عمل کو موہنہ پر اوسکے صاحب کے مارو
مراد اوسکی اس عمل سے عرض دنیا تھی مجھکو حکم ہے میرے رب کا کہ نہ چھوڑون مین عمل
اوسکا کہ مجھسے طرف میرے غیر کی تجاوز کرے یہ لوگون پر مجالس مین فخر کیا کرتا تھا
مین مالک فخر ہون فرمایا پھر حفظہ عمل بندے کا لیکر اوپر چڑھتے ہین وہ عمل نور سے
مبتہج ہوتا ہے صدقہ و نماز و روزہ اور حفظہ اوس سے تعجب کرتے ہین اور تیسرے
آسمان تک اوسکو لے پہونچتے ہین وہان کا ملک موکل کہتا ہے ٹھیرو اور اس عمل کو

اوسکی صاحب کی منہہ پہ مارو مین ملک کبر ہون مجھکو میری رب کا حکم ہی کہ مین
اس عمل کو اپنی سی طرف غیر کی تجاوز کرنی ندون یہ لوگون پر اونکی مجالس
مین تکبر کرتا تہا فرمایا حفظہ عمل بندی کا لیکر اوپر چڑہتے ہین وہ کوکب دری
کی طرح چمکتا ہے اور اوسکی لیے آواز ہوتی ہی تسبیح وصلوۃ وصیام وحج وعمرہ
سے یہان تک کہ چوتہی آسمان تک تجاوز کر جاتی ہین وہان کا فرشتہ موکل
کہتا ہی ٹہیرو اور اس عمل کو عمل والی کی مونہہ اور پیٹہہ اور پیٹ پر مارو مین
صاحب عجب ہون مجھکو میری رب نی حکم دیا ہے کہ مین اوسکی عمل کو نہ چہوڑون
کہ مجہسے طرف میری غیر کے تجاوز کری یہ شخص جب کوئی عمل کرتا تہا تو اوسمین
عجب کو داخل کرتا فرمایا حفظہ عمل بندی کا لیکر آسمان پنجم تک تجاوز کر جاتی ہین
گویا وہ عمل ایک دولہن ہی جسکو طرف شوہر کے بنا سنوار کر بہیجا ہے وہان کا
ملک موکل ان حفظہ سی کہتا ہے کہ ٹہیرو اور اس عمل کو روکی صاحب عمل پر مارو
اور اسکو اوٹہا کر اوسکی دوش پر رکہدو مین ملک حسد ہون یہ شخص حسد کرتا تہا
اور شخص پر جو اسکی طرح علم سیکہتا یا عمل کرتا تہا اور جسکسیکو عبادت مین فضل حاصل ہوتا
تو یہ اوسپر حاسد ہوتا اور اونکی غیبت و برائی کرتا مجھکو میرے رب کا حکم ہے کہ مین
اسکی عمل کو نہ چہوڑون کہ وہ مجہسے طرف میرے غیر کی گذرے فرمایا حفظہ عمل بندی کا
لیکر اوپر چڑہتے ہین اوسکی چمک چاندکی سی ہوتی ہے نماز زکوۃ حج وعمرہ وجہاد
وصیام سی اور آسمان ششم تک تجاوز کر جاتی ہین ملک موکل کہتا ہے ٹہیرو اور

اسکو مونہہ پر صاحب عمل کی مارو یہی کسی انسان پر رحم نکرتا تہا بندگان خدا
سی جب کسیکو کوئی بلا یا بیماری لگتی بلکہ خوش ہوتا تہا مین ملک رحمت ہون
مجہکو میری رب نی حکم دیا ہی کہ مین اسکی عمل کو نچہوڑون کہ مجہکو چہوڑکر اور کسی
پاس تک جای فرمایا حفظہ عمل بندہ کا نماز روزہ نفقہ جہاد ورع لیکر صعود
کرتی ہین اوس عمل کی لیی ایک آواز ہوتی ہی مثل آواز نحل کی اور چمک
ہوتی ہے مثل ضوء شمس کے اوسکی ہمراہ تین ہزار فرشتے ہوتی ہین آسمان ہفتم
تک اوس عمل کو لیجاتی ہین اوس جگہہ کا فرشتہ گماشتہ کہتا ہے ٹہیرو اور اس
عمل کو اوس کی صاحب کی مونہہ پر مارو اور اوس کے جوارح پر مارو
اور اوس کے دل پر قفل لگادو مین اپنی رب سی ہر اوس عمل کو
محجوب رکہتا ہون جس سی اوسنے ارادہ میری رب کا نہین کیا ہے بلکہ مراد
اوس کی اوس عمل سی غیر اللہ ہی اوسنے یہ چاہا کہ اوس عمل کی وجہ سی نزدیک
فقہا کی رفعت اور نزدیک علما کی ذکر اور شہرون مین آوازہ حاصل کری
مجہے حکم ہے میری رب کا کہ مین اوسکی عمل کو آپ سی طرف اپنے غیر کی آگے
بڑہنے ندون اور جو عمل کہ خالص اللہ کے لیی نہین ہے وہ ریا ہی اور قبول
نہین کرتا ہے اللہ تعالی عمل ریاکار کا فرمایا حفظہ بندہ کا عمل لیکر اوپر
چڑہتے ہین نماز زکوۃ صیام حج عمرہ خلق حسن صمت و ذکر خدا اور ملائکہ
ہفتم آسمان مشایعت کرتی ہین اوس عمل کی یہان تک کہ ساری حجاب

اللہ تعالی تک قطع کرجاتی ہین اور سامنی اللہ پاک کی کہڑی ہوکر واسطی اوس
شخص کی شہادت عمل صالح مخلص لسکی دیتے ہین اللہ تعالی فرماتا ہی
تم نگہبان ہو عمل پر میرے بندے کے اور مین نگہبان ہون اوس کے
دل پر اوسنے اس عمل سے میرا ارادہ نہین کیا ہے بلکہ میرے غیر کا ارادہ
کیا ہے سو اوسپر میری لعنت ہی تب سب ملائکہ کہتے ہین کہ اوسپر تیری اور
ہماری اور سب کی لعنت ہے پہر ساتون آسمان مع اپنے لوگون کی اوسپر
لعنت کرتی ہین معاذ روئے اور کہا ای رسول خدا تم اللہ کے رسول ہو
اور مین معاذ ہون میری رہائی و نجات کیونکر ہوگی فرمایا میری اقتدا کر
اگرچہ تیری عمل مین نقص ہو ای معاذ نگاہ رکہہ تو زبان اپنی قوم سے
حق مین اپنے اخوان کی حاملہ قرآن سی اور اپنی گناہ خود آپ پر بار کر
لوگون پر نہ لاد اور اپنے نفس کا تزکیہ نکر اور نہ لوگون کی مذمت کر اور
اپنی نفس کو اونپر ترجیح کر اور دنیا کی عمل کو آخرت کی عمل مین داخل نکر
اور اپنی مجلس مین بیٹھکر بڑائی نمار تا کہ لوگ تیری بدخلقی سے حذر کرین اور
کسی شخص کے ساتھہ سرگوشی نکر جبکہ پاس تیری دوسرا بیٹھا ہو اور لوگون پر
تعظیم نکر دنیا و آخرت کی خیرات تجہسے منقطع ہوجائی اور لوگون کو نہ پہاڑ
کر دوزخ کے کتے تجہکو پہاڑ کہائین دن قیامت کی نار مین قال اللہ تعالی
والناشطات نشطًا تو جانتا ہی کہ ناشطات کیا ہین مینے کہا بابی انت و امی

یا رسول اللہ آپ فرمائین کہ وہ کیا ہین کہا آگ کی کتی ہین جو گوشت کو ہڈی
پرسی نوچ کہسوٹ کر کہائین گے مینے کہا ای پیغمبر خدا بہلا ان خصال کی
کس کو طاقت ہی اور کون اون سی نجات پا سکتا ہے فرمایا ای معاذ
یہ آسان ہی اوسپر جسپر اللہ اسکو آسان کردی خالد بن معدان کہتے ہین
مینے کسیکو نہین دیکہا کہ تلاوت قرآن عظیم کی معاذ رضی اللہ عنہ سی زیادہ
کرتا ہو بسبب اس حدیث عظیم کی انتہےٰ اس حدیث کو غزالی رح نی منہاج العابدین
مین بہی روایت کیا ہے اس کی سند و تخریج معلوم نہین لکن مطلب صحیح
ہے اب راغب فی العلم کو ان خصال مین تامل کرنا چاہیے اور جان لینا چاہیے
کہ اعظم اسباب رسوخ مین ان خبائث کی دل مین یہی طلب علم ہے بغرض مباہات
ومناقشہ کی اور مرد عامی اکثر ان خصال سی برکران ہوتا ہے مستعدف ان
خصال کا شخص متفقہ ہی اور وہ بسبب ان خبائث کی سامنے ہلاک کے
آتا ہی اب دیکہنا چاہیے کہ انسان کی امور مین کون سا امر اہم تر اس سے
ہے کہ وہ کیفیت حذر کی ان مہلکات سے سیکہے اور اصلاح قلب و عمارت
آخرت مین مشغول ہو یا یہ اہم ہی کہ ہمراہ خائضین کے خوض کری اور ایسی
علم کا طالب ہو جسکی سبب سی کبر و ریا و حسد و عجب بڑہے یہان تک کہ ہمراہ
ہالکین کی ہلاک ہو جائی نسأل اللہ تعالی العفو والعافیۃ **ف** یہ بات معلوم
رکہنا چاہیے کہ یہ ہر سہ خصال امہات خبائث قلب ہین اور ان سب کا مغرس ایک ہے

اور وہ حب دنیا ہے ولہذا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی
حب الدنیا راس کل خطیئہ مہنا دنیا مزرعۃ آخرت ہے جنے اس دنیا
سے بقدر ضرورت کی لیا تا کہ آخرت پر اوس سی استعانت کری تو یہ دنیا
اوس کی لیی مزرعہ ہے اور جسنی ارادہ دنیا کا اس لیی کیا کہ دنیا مین چلین
اوڑائی تو دنیا واسطی اوس کی مہلکہ ہے یہ ایک ذرا سا بیان ہی ظاہر علم
تقوی کا اور یہ ایک بدایت ہدایت ہے پس اب پہر اگر کوئی اپنی نفس کا
تجربہ اسمین کری اور اوسکا نفس مطاوع ہو جاوے تو پہر اوسکو کتاب احیاء
علوم الدین دیکہنا ضرور ہی تا کہ کیفیت پہونچنے کی طرف باطن تقوی کے
پہچان لی جب باطن قلب تقوی سی آباد ہو جاتا ہے تو پہر جتنے حجاب
درمیان بندے اور اسکی ہین وہ اوٹہ جاتی ہین اور انوار معارف
کہل جاتی ہین اور حکمت کی چشمے دل سی پہوٹ نکلتے ہین اور ملک و ملکوت
کے اسرار روشن ہو جاتی ہین اور ایسے علوم میسر ہوتے ہین جنکی سامنے علوم
محدثہ جنکا ذکر تابعین صحابہ و تابعین مین نہ تہا حقیر ہو جاتی ہین اور جو
کوئی طالب علم کا بطور قیل و قال و مراد و جدال کی ہی تو اوسکی مصیبت
بہت بڑی ہے اور اوسکا تعب بہت دراز ہے اور اوسکا خسران و حرمان
اعظم تر ہے اب جو اوسکا جی چاہے وہ کری حب دنیا کو یہ دین کی ساتہہ
طلب کرتا ہے وہ دنیا اوسکی لیے سالم نہو گی بلکہ آخرت اوس سی سلب کرلیجاویگی

اور جنسی دنیا کو دین سی طلب کیا اوسنی دونون کو برباد دیا اور جسنی دنیا
کو واسطی دین کی چھوڑ دیا وہ دونون مین رانح ہوا یہ ایک مجمل ہدایت
ہے طرف ہدایت طریق کی بابت معاملہ بندی کی ہمراہ اللہ تعالی کی باداے
اوامر واجتناب نواہی اب اشارہ طرف اون آداب کی کیا جاتا ہے
جنکا اخذ کرنا نفس کو دربارۂ مخالطت ہمراہ بندگان خدا اور صحبت مخلوق
کے دنیا مین چاہیے واللہ المستعان

قول بیان مین آداب صحبت ومعاشرت کی ہمراہ

خلق وخالق کے

انسان اس بات کو جان رکہی کہ وہ صاحب اوسکا جوکہ حضر وسفر وخواب
وبیداری مین اوسکو ایک دم نہین چھوڑتا اور اوس سی جدا نہین ہوتا ہے
بلکہ حیات وممات مین بہی ساتہہ اوسکی رہتا ہے وہ اوسکا رب وسید ومولی
خالق ہے جب اوسکو یاد کرتا ہے تو وہ اسکا ہمنشین ہوتا ہے کیونکہ اللہ تعالی
نی کہاہی انا جلیس من ذکرنی اور جب اسکا دل اپنی تقصیر پر دربارۂ دین راہ
حزن واندوہ شکستہ ہوتاہی تو وہ اسکا صاحب ملازم رہتا ہے کیونکہ فرمایا ہے
انا عند المنکسرۃ قلوبھم من اجلی اگر آدمی اوسکو کما حقہ پہچان لی تو اوسی کو اپنا
صاحب ورفیق ٹہیرائی اور سب لوگونکو ایک طرف چھوڑ دی پہر اگر ساری اوقات
مین اس امر پر قدرت نہین ہی تو اس سی تو ضرور بچی کہ رات دن کو ایسی وقت

اور وہ حب دنیا ہے ولہذا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی
حب الدنیا راس کل خطیئۃ معہذا دنیا مزرعۂ آخرت ہے جسنے اس دنیا
سے بقدر ضرورت لی لیا تا کہ آخرت پر اوس سی استعانت کری تو یہ دنیا
اوس کی لیی مزرعہ ہے اور جسنی ارادہ دنیا کا اس لیی کیا کہ دنیا مین چین پاوے
اور رہائی تو دنیا واسطی اوس کی مہلکہ ہے یہ ایک ذرا سا بیان ہی ظاہر علم
تقوی کا اور یہ ایک بدایت ہدایت ہے پس اب پہر اگر کوئی اپنی نفس کا
تجربہ آمین کری اور اوسکا نفس مطاوع ہو جاوے تو پہر اوسکو کتاب احیاء
علوم الدین دیکہنا ضرور ہی تا کہ کیفیت پہونچنے کی طرف باطن تقوی کے
پہچان لی جب باطن قلب تقوی سی آباد ہو جاتا ہے تو پہر جتنے حجاب
درمیان بندی اور اللہ کی ہین وہ اوٹہ جاتی ہین اور انوار معارف
کہل جاتی ہین اور حکمت کی چشمے دل سی پہوٹ نکلتے ہین اور ملک و ملکوت
کے اسرار روشن ہو جاتی ہین اور ایسے علوم میسر ہوتے ہین جنکی سامنے علوم
محدثہ جنکا ذکر تابعین صحابہ و تابعین مین نہ تہا حقیر ہو جاتی ہین اور جو
کوئی طالب علم کا بطور قیل و قال و مراد و جدال کی ہی تو اوسکی مصیبت
بہت بڑی ہے اور اوسکا تعب بہت دراز ہے اور اوسکا خسران و حرمان
اعظم تر ہے اب جو اوسکا جی چاہے وہ کری جس دنیا کو یہ دین کی ساتھ
طلب کرتا ہے وہ دنیا اوسکی لیے سالم نہو گی بلکہ آخرت اوس سی سلب کریجا یگی

اور جسنی دنیا کو دین سی طلب کیا اوسنی دونون کو برباد دیا اور جسنی دنیا کو واسطی دین کی چھوڑ دیا وہ دونون مین راسخ ہوا یہ ایک مجمل ہدایت ہے طرف ہدایت طریق کی بابت معاملہ بندی کی ہمراہ اللہ تعالی کی بادائے اوامر واجتناب نواہی اب اشارہ طرف اون آداب کی کیا جاتا ہے جنکا اخذ کرنا نفس کو دربارۂ مخالطت ہمراہ بندگان خدا او صحبت مخلوق کے دنیا مین چاہیے واللہ المستعان

قول بیان مین آداب صحبت ومعاشرت کی ہمراہ

خلق وخالق کے

انسان اس بات کو جان رکھی کہ وہ صاحب اوسکا جو کہ حضر وسفر وخواب وبیداری مین اوسکو ایک دم نہین چھوڑتا اور اوس سی جدا نہین ہوتا ہے بلکہ حیات وممات مین بہی ساتھہ اوسکی رہتا ہے وہ اوسکا رب وسید ومولی وخالق ہے جب اوسکو یاد کرتا ہے تو وہ اسکا ہمنشین ہوتا ہے کیونکہ اللہ تعالی نی کہا ہی انا جلیس من ذکرنی اور جب اسکا دل اپنی تقصیر پر دربارۂ دین براہ حزن واندوہ شکستہ ہوتا ہی تو وہ اسکا صاحب ملازم رہتا ہے کیونکہ فرمایا ہے انا عند المنکسرۃ قلوبھم من اجلی اگر آدمی اوسکو کما حقہ پہچان لی تو اوسی کو اپنا صاحب ورفیق ٹہیرائی اور سب لوگونکو ایک طرف چہوڑ دی پہر اگر ساری اوقات مین اس امر پر قدرت نہین ہی تو اس سی تو ضرور بچی کہ رات دن کو ایسی وقت

سی خالی رکھی جسمین اپنی مولی سے تخلیہ کری اور اوسکی ساتہہ مناجات سی
متلذذ ہوا اور جب یہ بات ٹہیری تو معلوم کرنا آداب صحبت مع اللہ تعالی کا لازم
ہی سو آداب اس صحبت کی یہ ہین اول سرنگون ہونا دوم آنکہہ بند کرنا سوم
جمع ہم کرنا چہارم دوام صمت رکہنا پنجم سکون جوارح ششم مبادرت امر ہفتم
اجتناب نہی ہشتم قلت اعتراض بر قدر نہم دوام ذکر دہم ملازمت فکر
یازدہم اختیار کرنا حق کا باطل پر دوازدہم نا امید رہنا خلق سی سیزدہم
خاضع ہونا ہیبت کی چہاردہم انکسار حیا کی پانزدہم سکون حیلہای
کسب باعتماد ضمان خدا شانزدہم توکل اللہ کے فضل پر براہ معرفت حسن
اختیار پس ان سب کا تمام رات دن مین شعار ہونا چاہیے کہ یہ آداب
صحبت مین ساتہہ صاحب غیر مفارق کی رہی خلق سو وہ بعض اوقات
مین جبلہ ہو جاتی ہے اور اگر شخص عالم ہی تو آداب علم کی ستر ہین اول احتمال
دوم حلم اور جلوس ہیئت سمت وقار پر ہمراہ اطراق راس کی اور ترک کرنا
کبر کا جمیع عباد پر مگر ظلمہ کہ انکی ساتہہ واسطی زجر کرنیکے ظلم سی روا ہے اور اختیار
کرنا تواضع کا محافل و مجالس مین اور ترک کرنا ہزل و دعابت کا اور رفق کرنا
ساتہہ متعلم کی اور تانی کرنا ساتہہ متعجرف کی اور اصلاح کرنا بلید کی ساتہہ حسن ارشاد
کے اور ترک کرنا حرد کا اوسپر اور چہوڑنا عار کا قول لا ادری سے اور صرف
کرنا ہمت کا طرف سائل کی اور سمجہنا اوسکی سوال کا اور قبول کرنا حجت کا اور

نفعا دہونا واسطی حق کی ساتھہ رجوع کرنی کے مفودہ سی اور منع کرنا متعلم کا ہر
علم مضرسی اور زجر کرنا اوسکو اس امر سی کہ وہ علم نافع سی اراد ہ خیر وجاہ بلند
کا کری اور روکنا متعلم کا اس بات سی کہ وہ اپنی نفس کو قبل فراغ کی فرض
عین سے فرض کفایہ مین مشغول کری اور فرض عین اوسکا یہ ہی کہ ظاہر و
باطن کی اصلاح تقوے سے کری اور پہلے اپنی نفس کو ساتھہ تقوے کے
پکڑی تا کہ متعلم اولا مقتدی اوس کی اعمال کا ہو اور ثانیا اوسکی اقوال سے
استفادہ کری اور اگر یہ شخص متعلم ہے تو ادب متعلم کا ساتھہ عالم کے یہ ہی کہ
ابتداء بتحیت و سلام کری اور سامنے اوسکی بات کم کری اور جب تک استاذ
سوال نکری تب تک بات نکری اور بی استیذان کے اولا سوال نہ کر بیٹھے
اور معارضہ مین قول استاذ کی یہ نہ کہے کہ فلان نی برخلاف آپ کی قول کے
کہا ہی اور خلاف رای استاذ پر اشارہ نکری اور یہ خیال نکری کہ مین استاذ
سے اعلم بالصواب ہون اور اپنی جلیس سی مجلس استاذ مین مشاورت نکری
اور ادہر اودہر ملتفت نہو بلکہ سرنگون اور ساکت اور متادب ہو کر بیٹھے گویا
کہ نماز مین ہی اور وقت ملل استاد کی کثرت سے بحث نکری اور جب وہ
کہڑا ہو تو آپ بہی کہڑا ہو جاوی اور اپنے کلام و سوال سی اوسکی پیچہے نہ لگی
اور راہ مین اوس سے کچہہ پوچہہ پاچہہ نکرے یہان تک کہ وہ اپنی منزل مین
پہونچ جاے اور بدگمان نہو ساتھہ استاذ کی ایسے فعال مین جنکا ظاہر منکر ہی

نزدیک اسکی کہ وہ اپنی اسرار کو آپ ہی خوب جانتا ہی اور ایسی محل مین قول
موسی علیہ السلام کا ساتھہ خضر کے یاد کری اخرقتہا لتغرق اہلہا لقد جئت
شیئا امرا حالانکہ موسی اس انکار مین مخطی تہے اونہون نی ظاہر امر پر اعتماد کر
یہ انکار کیا تہا اور اگر اسکی ماں باپ ہون تو ادب ولد کا ساتھہ والدین کے
یہ ہے کہ اونکی بات سنے اور جب وہ کہڑے ہون تو آپ بہی کہڑا ہو جائے اور
اونکی حکم کی بجاآوری کرے اور اونکے آگے نچلے اور اپنی آواز اونکی آواز پہ
بلند نکری اور اونکی پکارنی کا جواب دے اور اونکی رضامندی پر حریص ہو
اور اونکے لیے اپنا بازو جہکائے اور اونپر نیکی کرنے کی منت نرکہے اور نہ
کام کرنے کا احسان جتائے اور اونکی طرف تیز نگاہ نکری اور اونکی سامنے
ترش رو نہو اور سفر نکرے مگر اونکی اجازت سی فائدہ لوگ جن مین ہر شخص
کے تین طرح سیہ ہوتی ہین یا تو دوستدار ہین یا معاریف جن سی فقط جان پہچان
ہے یا مجاہیل جنکا حال معلوم نہین ہے سو اگر عوام مجہولین کی ساتھہ مبتلا ہو تو
ادب مجالست عامہ کا یہ ہے کہ اونکی بات مین خوض نکری اور اونکی اراجیف
پر کان نرکہے اور اونکی سوء الفاظ سی تغافل کری اور اون کی کثرت ملاقات
سے محترز رہے اور اوقت زیادہ کام نرکہے اور اونکی منکرات پہ تنبیہ بلطف و نصح
کری اگر امید قبول کی ہو باقی رہے اخوان اصدقا سو اونکی دو وظیفے مین ایک
یہ کہ اولا شروط صحبت وصداقت کو طلب کری اور مواخات کرے مگر اوسی شخص کے

ادب ولد باوالدین

سما ہے جو صالح اخوت و صداقت سو حدیث مین آیا ہے المرء علی دین خلیله فلینظر احدکم من یخالل یعنی جب طالب کسی رفیق کا ہو جو تعلم مین اسکا شریک بنے اور امر دین و دنیا مین صاحب ہو تو اوسکے بارے مین پانچ امر کی رعایت رکھی ایک عقل کیونکہ صحبت مین احمق کی کوئی خیر و خوبی نہین ہے انجام اسکا یہی وحشت و قطیعت ہوتی ہے اور احسن احوال احمق کا یہ ہوگا کہ وہ تجھکو نقصان پہونچاویگا حالانکہ ارادہ اوسکا یہی کہ وہ تجھکو نفع پہونچاوے والعدو العاقل خیر من الصدیق الاحمق یعنی دشمن دانا بہتر ہے نادان دوستاسی دوم حسن خلق سو بدخلق کا صاحب نہ بنے بدخلق وہ شخص ہی کہ وقت غصہ و شہوت کی اپنی نفس کا مالک نہین ہوتا ہے علقمہ عطاردی رح نے اپنے فرزند کو وقت حضور وفات کی وصیت کی تھی وہ جامع ہے ان سب امور کو کہا تھا اذا اردت صحبة انسان فاصحب من اذا خدمته صانک و ان صحبته زانک واذا قعدت بک مؤنة مانک واصحب من اذا مددت یدک للخیر مدها وان رای منک حسنة عدها وان رأى منک سیئة سدها اصحب من اذا قلت صدق قولک وان حاولت امرا اعانک و نصرک وان تنازعتما فی شیء آثرک یعنی ایسی شخص کی صحبت اختیار کر کہ جب تو اوس کی خدمت کری تو وہ تجھکو نگاہ رکھی اور جب تو پاس اوسکے بیٹھے تو وہ تجھکو زینت دی اور جب تجھکو کوئی مؤنت آ گھیری تو وہ شریک حال ہو اور

جب تو کسی خیر کے لیے ہاتھ بڑھائے تو وہ بھی ہاتھ بڑھائے اور جب تجھ سے کوئی نیکی دیکھے تو اوسکو شمار کرے اور جب برائی دیکھے تو اوسکو روک دے اور جب تو بات کہے تو وہ تیری بات کی تصدیق کرے اور جب تو کوئی کام کرنا چاہے تو وہ تیری مدد کرے اور جب تم دونوں کسی شے مین جھگڑو تو وہ تجھکو اختیار کرے سوم صلاح یعنی کسی فاسق مصر علی المعصیۃ کا مصاحب نبنے کیونکہ جو کوئی اللہ سے ڈرتا ہے وہ کسی معصیت کبیرہ پر اصرار نہین کرتا ہے اور جسکو اللہ کا ڈر نہین ہے اوس کی غوائل و شرور سے امن نہین ہوسکتا بلکہ وہ بہ تغیر اغراض و احوال متغیر ہوجاتا ہے اللہ نے اپنے پیغمبر کو فرمایا ہے ولا تطع من اغفلنا قلبہ عن ذکرنا واتبع ھواہ صحبت فاسق سے حذر کرنا چاہیے اس لیے کہ فسق و معصیت کا مشاہدہ علی الدوام دل سے دیکھنے والے کی کراہیت معصیت کو زائل کردیتا ہے اور گناہ کو اوس کی نظر مین ہلکا و سبک کردکھاتا ہے اسی جگہ سے دلون پر معصیت غیبت کی سبک ہوگئی ہے کیونکہ لوگ اوس سے مانوس ہوگئے ہین اور اگر کسی فقیہ پر بملاحظہ انگشتری زر یا جامہ ریشمی کا کرتے ہین تو اوسپر سخت منکر ہوتے ہین حالانکہ غیبت اس سے سخت تر اور بڑھکر ہے چہارم یہ کہ کسی حریص کا مصاحب نبنے کیونکہ ایسے شخص کی صحبت جو دنیا پر حریص ہے زہر قاتل ہے اور طبائع مجبول ہین تشبہ و اقتدا کرنے پر ساتھ اوسکی بالطبع بس فا من الطبع من حیث لا یدری یعنی ایک طبیعت دوسری طبیعت خصلت کو

اس طرح عبد الغنی ہے کہ معلوم ہی نہین ہوتا یس مجالست حریص کی اسکی حرص کو زیادہ کریگی اور مجالست زاہدین کی زہد کو بڑہائیگی تخم صدق ہی سو صاحب نبنے کسی کذاب کا کہ اوسکی فریب مین آجائیگا وہ سراب کی طرح پر ہے کہ بعید کو اس سی قریب اور قریب کو اس سے بعید کرتا ہے اور شاید تو ان خصال کو سکان مدارس و مساجد مین معدوم کریگا تو اب دو کام کرنا چاہیے یا تو عزلت و انفراد اختیار کری کہ اسمین سلامتی ہے کہ السلامۃ فی الوحدۃ والآفات بین الاثنین یا پھر مخالطت شرکا کی بقدر اونکی خصال کی ہو اور جان لی کہ اخوت تین طرح پر ہوتی ہے ایک برادر تیری دین کا ہے اوسکی بارے مین فقط رعایت دین کی رکھے دوسرا برادر دنیا کا ہے اوسکی بارہ مین رعایت حسن خلق کی کری تیسرا برادر مؤانست ہے اوسکی باری مین رعایت سلامتی کی اوسکی شر و فتنہ و خبث سے رکھی **ف** لوگ تین طرح پر ہوتی ہین ایک ایسے جیسے غذا آپس کی استغنا نہین ہو سکتا ہے دوم جیسے دوا جسکی طرف ایک وقت حاجت ہوتی ہی اور دوسری وقت نہین ہوتی سوم جیسے دا کہ اوسکی طرف کبھی حاجت نہین ہوتی ولکن بندہ کبھی اوسمین مبتلا ہو جاتا ہی یہ وہ شخص ہے کہ نہ اوسمین انس ہے اور نہ نفع ایسی شخص سکے ساتھ مدارات کرنا واسطی خلاص کی اوس سی واجب ہی اور اوس کے مشاہدہ مین ایک بڑا فائدہ ہے اگر توفیق حاصل ہو وہ یہ ہے کہ اوسکی خبائث احوال و افعال کو جو

برے لگتی ہین دیکھکر اجتناب کری کالسعد من وعظ بغیرہ والمومن مرآۃ المومن
عیسی علیہ السلام سی کہا تہا تمکو کس نی ادب سکہایا فرمایا مجھے کسی نی ادب نہین
سکہایا مینے جاہل کا جہل دیکھکر اوس جہل سے اجتناب کیا حدیث مین آیا ہے
کہ اگر لوگ اجتناب کرین اوس شی سی جسکو اپنے غیر سے مکروہ رکھتی ہین تو اونکی
آداب کامل ہوجائین اور مودبین سی مستغنی ہون دوسرا وظیفہ حقوق صحبت
کا یہ ہے کہ جب درمیان اسکی اور اسکے شریک کی انعقاد وانتظام شرکت و
صحبت کا ہوجاسے تو وہ حقوق جن کو عقد صحبت واجب کرتا ہے اونکو لازم
پکڑی اور اسکے لیے آداب ہین جن کی ساتہہ قایم کرنا چاہیے اور حدیث
مین آیا ہے کہ مثال دو برادر کی جیسے دو ہاتہہ کہ ایک دوسری کو دہوتا ہے
حضرت ایک بن مین داخل ہوی اور وہان سی دو مسواکین لین ایک کج
اور دوسری سیدہی آپکی ہمراہ آپ کی بعض اصحاب بہتی اوسکو سیدہی
مسواک دی اور اپنے لیے کج مسواک رکہی اونسے کہا ای رسول خدا آپ
احق ترہین ساتہہ اس مسواک مستقیم کی فرمایا کوئی صاحب نہین ہے کہ کسی کا
صاحب بنی اگرچہ ایک ساعت نہار مین لیکن وہ مسئول ہوگا صحبت سی کہ آیا
اونسے حق اللہ کا دربارۂ صحبت مذکور قایم رکہا یا ضایع کیا اور فرمایا ہے کہ
ہم صحبت نہوی دو شخص کبہی مگر احب اون دونون کا طرف اللہ کے وہ شخص
ہے جو ارفق ومہربان تر ہے ساتہہ اپنے صاحب کے۔

ذکر آداب صحبت کا

ادب صحبت کا ایثار مال ہی اگر یہ نہو تو مال زائد کو وقت حاجت کی بذل
کری اور حاجات مین اپنی ذات سے بر سبیل مبادرت اعانت کری بغیر
اسکے کہ وہ محتاج التماس کا ہو اور راز کو پوشیدہ رکھے اور عیب کو چھپای رکھے
ببیر میکدہ گفتم کہ چیست راہ نجات — بخواست جام می و گفت عیب پوشیدن
اور لوگون کا اوسکو برا کہنا اوس تک نہ پہونچای لوگونکے ثنا کرنیکو پہونچائے
اور اوسکی بات کو کان رکہکر سنے اور گفتگو مین ممارات نکرے یعنی الجہی نہین
اور اوسکو اوس نام سی پکاری جو اوسکو بہت محبوب و پسند ہو اور جو محاسن
اوسکی معلوم ہون اونپر ثنا کری اور اوسکی احسان کا شکر اوسکے منہہ پر ادا کری
اور اوسکی پیچہے اگر کوئی اوسکی آبرو سی تعرض کرے تو اوسکو غیبت کر دینی
ردکی جس طرح کہ اپنے نفس سی ذب کرتا ہے اور اوسکو لطف و تعریض کے
ساتھہ نصیحت کری جبکہ وہ اس امر کا محتاج ہو اور اوسکی زلت و ہفوت کو معاف
کردی اوسپر عتاب نکری اور اپنی خلوت مین اوسکی لیے دعا کری اوسکی حیات
مین اور بعد اوسکی ممات کے اور اوسکے اہل و اقارب سی بعد اوسکی موت
کے اچہی طرح وفاداری سی پیش آئی اور اوسکی حق مین تخفیف کو اختیار کری
اپنے کسی کام کی تکلیف اوسکو ندی اور اوسکی مہمات مین اوس کی دل کو
راحت پہونچائے اور اوسکی خوشی کی چیزون مین اظہار فرحت او اپنا مکارہ

مین اظہار حزن کری اور دل مین بہی اسی طرح ہو تا کہ اوسکی دوستی مین
سرًا وعلانیۃ صادق ٹہیری اور جب وہ آئی تو ابتدا السلام کری اور
مجلس مین اوس کی لیے توسیع کردی اور اپنی جگہہ سے ہٹ جاوی اور
وقت قیام کی اوس کی مشایعت کرے اور جب وہ بات کری تو خاموش
رہے تاکہ وہ اپنے خطاب سی فارغ ہو جاسے اور اوسکی بات مین مداخلت
نکری بالجملہ اوس کی ساتہہ ویسا معاملہ کری جیسا معاملہ اپنی ساتہہ دوست رکہتا
ہے کیونکہ جو کوئی اپنے بہائی کے لیے وہ بات دوست نہین رکہتا ہے جو
اپنی نفس کے لیے دوست رکہتا ہے تو یہ اخوت اوسکی نفاق ہوتی ہے اور
دنیا و آخرت مین اوسپر وبال ہو جاتی ہے یہ ادب ہی حق مین عوام دوستان کے
اور اصدقاء مواخین کے تیسری قسم معارف ہین سو اونسے حذر کرنا چاہیے
کیونکہ تو شر کو نہین دیکہتا ہی مگر اوس شخص سے جسکو تو پہچانتا ہے ؎

من از بیگانگان ہرگز ننالم　　　　که با من ہرچہ کرد آن آشنا کرد

دوست تیری اہانت کریگا اور مجہول تجہسے متعرض نہوگا سارا شر و فساد اپنی
معارفین سی ہوتا ہے کہ زبان سی اظہار صداقت کا کرتی ہین اور دل مین برخلاف
اوس کے ہے سو معارفوں کو قلیل کرنا چاہیے جہانتک کہ ہو سکی اور جب
کسی مدرسہ یا جامع یا مسجد یا شہر یا بازار مین اونکی ساتہہ مبتلا ہو جاوی تو پہر
یہ واجب ہی کہ کسیکو اونمین سی حقیر نکر شاید وہ تجہسے بہتر ہو اور تو نجانتا ہو اور

نظر نہ اون کی بچشم تعظیم اونکی حالت دنیا مین نگاہ کر کہ تو ہلاک ہوجائے
اس لیے کہ دنیا نزدیک اللہ کے صغیر ہے اور جو کچھ دنیا مین ہے وہ بہی
صغیر و حقیر ہے اور جب اہل دنیا تیری دل مین عظیم ہونگے تو پہر تو اللہ کے
آنکہہ سے گر جائیگا اور ایسا ہرگز نکر کہ اپنا دین اونکی دنیا کے لیے صرف کر
جو کوئی ایسا کرتا ہے وہ اونکی آنکہون مین حقیر و صغیر ہوجاتا ہے اور اونکی
پاس کی چیز سے محروم رہتا ہے اور اگر وہ تجہسے عداوت کرین تو مقابلہ اونکا
ساتہہ عداوت کی نکر کیونکہ تجہکو طاقت صبر کی اونکی مکافات پر نہوگی اور
تیرا دین مفت مین اونکی عداوت کی پیچہے جاتا رہیگا اور تیری محنت و مشقت
ساتہہ اونکی طویل ہوجائیگی اور اگر وہ تیرا اکرام کرین تو بہی تو اونکی طرف
ساکن و مطمئن نہوا اور اگر تیرے منہہ پر تیری ثنا و مدح کرین اور مودت جتائین
تو بہی پرہیز کر کیونکہ اگر تو اسکی حقیقت طلب کریگا تو سو اونمین ایک رحلہ
بہی نپائیگا اور یہ طمع نکر کہ کوئی واسطے تیرے سر و علن مین یکتا ہے اور اگر
تیری غیبت مین تیرا عیب بیان کرین تو کچہہ تعجب اسکا نکر اور غصے مین نہ آ
تو اگر انصاف کریگا تو یہی حال اپنی نفس مین بہی پائیگا یہان تک کہ اپنی اصدقا
و اقارب مین بہی بلکہ اپنے استاذ و والدین مین کیونکہ تو ذکر اونکا پس پشت
اوس طرح پر کرتا ہے جو روبرو نہین کرتا تو اب اونکی مال و جاہ و معونت
سے قطع طمع کرنا چاہیے کیونکہ طامع اکثر خائب و خاسر ہوتا ہے مآل مین اور وہ

لا محالہ فی الحال ذلیل ہی اور جب کسی سی سوال حاجت کا کری اور وہ
اسکا کام کردی تو شکر اللہ تعالی کا اور شکر اوسکا بجا لا ہی اور اگر قضاء
حاجت سی قاصر رہی تو عتاب نکری اور شاکی نہو کہ آمین عداوت ہو جایگی
بلکہ مومن کی طرح ہو کہ مومن طلب معاذیر کرتا ہی اور منافق کی طرح نہو کہ وہ
جستجوی عیوب مین ہوتا ہے اور اپنی جی مین کہہ کہ شاید اوسکو وہی عذر
ہوگا جسپر مجھکو اطلاع نہین ہے اور جب تک کسی مین اولا تو سمجھائش قبول
کا نہ کرلی تب تک وعظ نکرے ورنہ وہ تیری بات نہ سنیگا بلکہ تیرا خصم ہو جاویگا
اور جب وہ کسی مسئلہ مین خطا کرین اور ہر ایک سی سیکھنے مین عار کرین تو
ایسون کو تعلیم نکر کہ یہ لوگ بجای استفادہ علم کا کرکے تیری دشمن بنجائین سے
مگر جبکہ تعلق اوسکا کسی ایسی معصیت سی ہوگا جسکو براہ جہل کرتے ہی تو اس
صورت مین ذکر امر حق کا بلطف بغیر عنف کر اور جب تو اون سے کوئی کرامت
و خیر دیکھے تو حمد اللہ نے انکو نزدیک اونکی محبوب کر دیا ہے اوسکا شکر ادا کر
اور جب اون سے کوئی شر دیکھے تو اللہ کو سونپ اور اونکی شر سے اللہ کی
پناہ مانگ اور اونکو عتاب نکر اور یہ نہ کہہ کہ تو نی حق میرا کیون نہین پہچانا
حالانکہ مین فلان بن فلان ہون اور علوم مین فاضل ہون کہ یہ حمقی کا
کلام ہوتا ہے اور سب سی بڑھکر احمق وہی ہے جو اپنے نفس کا تزکیہ کرتا ہے
اور اپنا آپ ثناخوان ہے **ف** اللہ تعالی لوگونکو کسی شخص پر جب بہیجے

مساہلہ کرتا ہی کہ کوئی گناہ اوس شخص سی ہو جاتا ہے تو اب وسکو یہ
چاہیی کہ اللہ تعالی سی استغفار کرے اور جان لی کہ یہ ایک عقوبت ہے
طرف سی اللہ کی واسطی اوسکی اور درمیان لوگون کی اس طرح پر رہے کہ
اونکی حق کا سننی والا ہو اور اونکی باطل سے بہرا اطق بمحاسن ہو اور
صامت مساوی سی اور مخالفت متفقہ زمان سی حذر کری خصوصا اون
لوگون سی جو کہ مشغول بخلاف وجدال ہین کیونکہ وہ حسد کی راہ سی اسکی لیی
منتظر ریب المنون کی رہتے ہین اور اپنے ظنون کو حق مین اسکے قطعی یقینی
جانتے ہین اور پیچھے اوسکی خشک زنی کرتے ہین اور اپنے عشایر مین اوسکی
زلات وعثرات کا احصار کرتی ہین یہان تک کہ کبھی اپنی غیظ ومناظرات
مین اگر موںہ پر بھی کہ بیٹھتے ہین اور کسی لغزش کا اقالہ نہین کرتے اور نہ
کوئی زلت بخشتی ہین اور نہ کوئی عیب چھپاتی ہین بلکہ ایک ایک نقیر وقطمیر کا
حساب لیتی ہین اور قلیل وکثیر پر حسار کرتے ہین اور اخوان کو نمیمہ پر برانگیختہ
کرتی ہین اور بلاغات وبہتان وافترآت پر آمادہ کرتی ہین اگر راضی ہین
تو ظاہر اونکا ملق ہے اور اگر خفا ہین تو باطن اونکا حمق ہے ظاہر ثیاب ہے
اور باطن ذیاب ہی وہ حکم ہے جو مشاہدہ فی اکثر مردم پر لگایا ہے مگر جسکو
اللہ نے اس سی محفوظ رکہا غرضکہ انکی صحبت خسران اور انکی معیشت خذلان ہے
یہ ذکر اوس شخص کا ہی جو اظہار صداقت کا کرتا ہے پہر اوسکا کیا ذکر ہے جو

کہلم کہلا دشمن ہے ؎

بیوفائی کرد یار من بہ من　　کاش می افتاد کار من بہ من

قاضی ابن معروف نے کیا خوب کہا ہے ؎

فاحذر عدوك مرة　　واحذر صديقك الف مرة

فلربما انقلب الصديق　　فكان اعرف بالمضرة

اسی بارہ میں یہ بھی کہا ہے ؎

عدوك من صديقك مستفاد　　فلا تستكثرن من الصحاب

فان الداء اكثر ما تراه　　يكون من الطعام والشراب

بلکہ جیسا ہلال بن معلے نے کہا ہے ویسا ہونا چاہیے ؎

لما عفوت ولم احقد على احد　　ارحت نفسي من هم العداوات

انى احيي عدوي عند رويته　　لادفع الشر عني بالتحيات

واظهر البشر للانسان ابغضه　　كانه قد ملأ قلبي بالمسرات

ولست اسلم ممن لست اعرفه　　فكيف اسلم من اهل المودات

الناس داء دواء الناس تركهم　　وفي الجفاء لهم قطع الاخوات

فسالم الناس تسلم من غوائلهم　　وكن حريصا على كسب المودات

وخالق الناس واصبر ما بليت بهم　　اصم ابكم اعمى ذا تقيات

بعض حکمانے کہا ہے کہ دوست دشمن سے بوجہ رضا بغیر ذلت وہیبت کی

مل اور اوس کی توقیر کر بغیر لبیری اور خاکساری بدون مذلت کی اور اپنی سب کاموں مین اوساط امور کو اختیار کر جس طرح کہا ہے

علیك باوساط الامور فانها　　طریق الی نهج الصراط قویم
ولا تك فیها مفرطا او مفرطا　　فان کلا حال الامور ذمیم

اور اپنی ہی وو عطف مین نظر نکر اور نہ بہت سا التفات اور نہ حاجات پر کہڑا ہو اور جب بیٹھہ تو مستوفز ہو اور انگلیان مت چٹخا اور داڑہی و انگشتری سی لعب نکر اور نہ دانتون مین خلال اور نہ ناک مین اونگلی اور نہ بہت سا تہوک اور نہ ناک جھنک اور نہ موہنہ پر سی بار بار مکہی اوڑا اور نہ سامنے لوگون کی تمطی اور تثاوب کی کثرت کر اور نہ نماز وغیرہ مین بلکہ یہ چاہیے کہ مجلس انسان کی ہادی اور بات اوس کی منظوم مرتب ہو اور جو کوئی اچہی بات کہے بغیر اظہار تعجب مفرط کی اوسکی بات کو کان رکہکر سنے اور اوس سی سوال عادہ کا نکری اور مضاحک حکایات سی خاموش رہے اور ذکر اپنی اصحاب کا اپنی فرزند و شعر و کلام و تصنیف و سائر خصائص کی ساتھہ نکری اور نہ عورتون کی طرح بناؤ مین رہے اور نہ غلامون کی طرح بتبذل بنی اور کثرت استعمال سرمہ و روغن سے بچی اور حاجات مین الحاح نکری اور نہ کسی کو ظلم کرنی پر بہادر بنائی اور شجاعت ولائی اور کسیکو اپنے اہل و اولاد کی مقدار اپنی مال کا نہ جتلائے پہر غیر کا کیا ذکر ہے کیونکہ

اگر وہ اوس مال کو تھوڑا دیکھینگی تو یہ اونکی نظرون مین خوار و حقیر ہوگا اور
اگر اوسکو زیادہ دیکھینگی تو ہرگز یہ اونکو راضی نرکھ سکیگا اونکو الگ رکھے
بغیر عنف کی اور نرمی کری ساتھہ اونکی بغیر ضعف کی اور ہنسی ٹھٹھا نکرے لونڈی
غلام کے ساتھہ کہ اس سے اوسکا وقار ساقط ہوجائے اور جب کسی سے
مخاصمہ کری تو وقار نہ چھوڑے اور جہال سے تحفظ کری اور جلدی نکرے بلکہ
اپنی حجت مین تفکر کرے اور بات سوچ سمجھکر کہے اور ہاتھہ سے بہت اشارہ
نکری اور نہ کثرت سے پس پشت اپنے دیکھے اور نہ ہر دو زانو پر بیٹھے
بلکہ جب غصہ تھم جائے تب بات کری اور جب سلطان اسکو اپنا مقرب بنا
تو نوک سنان پر رہے اور جو فقط عافیت کا دوست ہو اوس سے آپکو دور
رکھے کہ وہ اعدی الاعداء ہے اور مال کو آبرو سی زیادہ مکرم نرکھے ای
جوان اس قدر جو اس جگہہ کہا گیا ہے ہدایت ہدایت سی سو وہ تجھکو کفایت
کرتا ہی تو اپنے نفس کا تجربہ و امتحان کر ساتھہ اسکی کہ یہ تین قسمین ہین ایک قسم
آداب طاعت مین ہی اور دوسری قسم ترک معاصی مین اور تیسری قسم معاملات
خلق مین یہ قسم جامع جمیع معاملہ عبد ساتھہ خالق و خلق کی ہی فان رایتھا مناسبة
لنفسك ورایت قلبك مائلا الیھا راغبا فی العمل بھا فاعلم انك عبد
نور الله قلبك بالایمان وشرح به صدرك وتحقق ان لھذه البدایة نھایة
ووراءھا اسرارا واغوارا وعلوما ومکاشفات وقد اودعناھا فی

کتاب احیاء علوم الدین فاشتغل بتحصیلہ فان رایت نفسک تستثقل العمل بھذہ الوظائف وتترک ھذا الفن من العلم وتقول لک نفسک انی ینفعک ھذا الفن فی محافل العلماء ومتی یقدمک ھذا علی الاقران والنظراء وکیف یرفع منصبک فی مجالس الامراء والوزراء لیوصلک الی الصلۃ والارزاق وولایۃ الاوقاف والقضاء فاعلم ان الشیطان قد اغواک وانساک منقلبک ومثواک فاطلب لک شیطانا مثلک لیعلمک ما تظن انہ ینفعک ویوصلک الی بغیتک ثم اعلم انہ قط لا یصفو لک الملک فی محلتک فضلا عن قریتک وبلدک ثم یفوتک الملک المقیم والنعیم الدائم فی جوار رب العالمین اس عبارت کا ترجمہ اول رسالہ میں گذر چکا ہے میری استقرا میں یہ بات ہے کہ تصانیف امام حجۃ الاسلام محمد بن محمد غزالی رضی اللہ عنہ انفع کتب اسلام سے ہے خواہ زبان عربی میں ہو یا فارسی میں مضامین مشکلہ کا بعبارت سہلہ ادا کرنا اور معقولات کو محسوسات بنا دینا اور مکائد نفس و مصائد شیطان کو جو کہ غایت خفا میں ہیں منصہ ظہور پر جلوہ افروز کرنا اور ہر مسئلہ ظاہر و باطن کی تقریر کو کمال انسجام کی ساتھ لکھنا اور مراتب اخلاص و مدارج احسان کو اونکی غایات تک پہونچا دینا اور جملہ اہل اسلام کی خیر خواہی تہ دل سی بہ تبلیغ مقاصد رسالت و مطالب نبوت کرنا انہیں کا کام ہے واللہ یختص برحمتہ من یشاء وذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء

واللہ ذو الفضل العظیم انکی کتاب احیاء العلوم مشتمل ہی چہل کتب مستقل پر ہر
کتاب ویکی اپنی باب مین لاجواب اور خطیب فی المحراب ہی شیخ الاسلام ابن
تیمیہ رح وغیرہ نے جو انتقاد اوسپر بابت مواد فاسدہ کی کیا ہی جیسی مادہ کلامیہ
ومادہ فلسفیہ ومادہ احادیث ضعیفہ یا موضوعہ سو بحمد اللہ تعالی کتاب کیمیاء سعادت
کہ بمنزلہ خلاصہ کتاب احیاء کی ہی ان مواد سی خالی ہی الا ماشاء اللہ تعالی اسی
طرح احیاء الاحیاء علاوہ اسکی تخریج محدثین واسطی انتقاد اخبار احیاء علوم الدین
کے بس کرتی ہے اس تنقید کے بعد کوئی عذر عدم عمل کے لیے علم احیاء پر
باقی نہیں رہتا ہی کتاب منہاج العابدین عربی وفارسی دونون زبان مین
عجیب نسخہ کیمیا مختصر ہے واسطے اصلاح قلب وقالب کی اور اس کتاب کو جز
بدایۃ الہدایۃ کی فارسی زاد الآخرت نام خود مولف علام نے لکھی ہی یہ ہر سہ
کتب ورسائل اور بعض نظائر انکے واسطے طالب دار آخرت کی زبان حال سے
استاذ وشیخ مین ایک مرشد کامل اور ہادی موصل ہین اگر کسیکو توفیق خیر کی
رفیق حال ہو ورنہ قرآن وحدیث موجود ہی کوئی اونسے بہی نفع حاصل کریگا
ارادہ نہین کرتا ہی یہہ امام یا امثال کی تالیف کس قطار وشمار مین ہی مگر احیاء
وکیمیاء ومنہاج وبدایۃ الہدایۃ کی ساتہہ ایک فرنیگی خاص ہے جو بیان مین نہین
آسکتی ہے ان کتب کی قدر کوئی کسی صاحب دل طالب آخرت سی پوچھے ان
اتنی بات ضرور لائق تنبیہ کے ہی کہ اس رسالہ مین اور اسی طرح دیگر کتب متداولہ

مین بعض ایسی احادیث کا حوالہ ہی جن کی اسناد کا حال صحیح طور مجہول ہی
معہذا اسمین بہی شک نہین ہے کہ اگر وہ اخبار نفس الامر مین مرفوع نہین ہین
یا آثار و اقوال موقوفہ ہین تو ہون لیکن مدلولات و منطوقات و مفہومات اونکی
واقع مین صحیح ہین اور اونکی صحت مضامین کی ایسی احادیث صحیحہ شاہد عدل و
متابع صادق موجود ہین ممکن ہے کہ بمراجعت صحاح و سنن مصاوضنہ اون اخبار
کا سنن ثابتہ سی ہو جائی بلکہ ہر عابر معتبر اور عارف باخبر ایسی قدرت رکہتا ہے
ناظر غیر مناظر کو ملاحظہ کتب مذکورہ سے یہ بات بخوبی ثابت ہوگئی ہوگی کہ اکثر
علماء زمان و متفقہۂ دوران اس علم احسان اور فن اخلاص و قمع ایمان سی حرمان
نصیب ہین اور وہ فنون جنمین انکا اشتغال ہی غالباً علوم آخرت سی پرکران
ہین اور ہر عالم کتب و زباندان فرس و عرب و ماہر فن ادب عالم باللہ اور عارف
باللہ اور عالم آخرت اور عامل خاص نہین ہی بلکہ علماء آخرت ہر زمان و
مکان مین حکم عنقا و کیمیا کا رکہتے تہے اگرچہ دنیا اسمین علم سے بہری تہی لیکن اہل اللہ
لم یزل و لایزال اقل قلیل ہی ہوئے ہین وقلیل من عبادی الشکور اور اس
زمان آخر مین تو علماء آخرت کا کسی جگہہ نشان ہی نہین چلتا کان لم یکن شیئا
مذکورا مگر جو لوگ کہ ہماری انظار سی مستور اور اللہ کے نزدیک معلوم ہون
ہم اپنی رب تعالی شانہ کی اس بات کا سوال تہ دل سی کرتی ہین کہ ہمکو زمرۂ اہل
آخرت مین چلاوی ماری اور ہمکو صفات علماء سوء دنیادار اور طالبان درہم و دینار

بجای رکھی گو ہمین کوئی جاہل نادان محض کیون نہ سمجھی یا نالائق زبان حالی کیونکہ معاملہ قلب قالب کا ساتھ خالق کی ہے نہ خلق کی سے

زمین شدیم چہ شد آسمان شدیم چہ شد | بچشم خلق سبک یا گران شدیم چہ شد
بہیچ رنگ درین گلستان قراری نیست | تو گر بہار شدی ما خزان شدیم چہ شد

بڑی نعمت جو لائق رشک و تمنا کی ہے یہ ہے کہ انسان دنیا مین ایمان پر رہے اور کلمہ احسان پر مرے اور آخرت مین نیران سے بچکر داخل جنان ہو فمن زحزح عن النار وادخل الجنة فقد فاز وما الحیوۃ الدنیا الا متاع الغرور اور کسی ابلیس و شیطان کے دام مکر و فریب مین آکر اسلام کو برباد کرے اور قدر و قیمت علم نافع و عمل صالح کی پہچان کر ہواے نفس سے بچے اور سمجھ لے کہ ملاک امر دارین یہی تقوی و طہارت ہے پس بس تلك الدار الاخرۃ نجعلها للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا والعاقبة للمتقین والسلام علیکم و رحمة الله و برکاته ولا حول ولا قوۃ الا بالله العلی العظیم والحمد لله اولا و اخرا